یزید کی شخصیت و کردار پر اکابر علماء و مؤرّخین کی کتب کے
اصل عکسی (اسکین) حوالہ جات سے مزیّن تاریخی دستاویز

کردارِ یزید

مرتب

مناظرِ اسلام

حضرت مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی مدظلہ العالی

باہتمام: انجمن دعوۃ اہل السنّۃ والجماعۃ

جملہ حقوق بحق المسلمین کتاب کے مضمون، حوالہ جات میں کسی بھی قسم کا
ردّو بدل کیے بغیر ہر ایک کو شائع و تقسیم کرنے کی اجازت ہے!!

کردارِ یزید

تالیف

مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی حفظہ اللہ
(فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی مدرّس جامعہ مدنیہ)

ناشر

جمعیّة اهل السنّة والجماعة

تفصیلات

کتاب کانام:	کردارِ یزید
مؤلّف کانام:	مولاناساجدخان صاحب نقشبندی حفظہٗ اللہ
اشاعت :	دوسراایڈیشن (ترمیم واضافہ شدہ)
سن طباعت:	ستمبر ۲۰۱۹ء
صفحات:	۵۶
قیمت :	
ناشر :	جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

فہرست

۱	عرضِ مؤلّف	۴
۲	کردارِ یزید پر ایک نظر	۷
۳	اشکالات	۱۳
۴	مسئلہ لعن یزید	۱۷
۵	تقی الدین ابو العباس احمد ابن عبد الحلیم ابن تیمیہ اور یزید	۲۱
۶	محمود عبّاسی کے چند گستاخانہ نظریات (مؤلّف خلافتِ معاویہ و یزید)	۲۳
۷	مزید گستاخیاں	۳۰
	حوالہ جات کے عکس (اسکین)	
	بابِ اوّل	
۸	یزیدی ناصبیوں کی حضرت علی اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کی شان میں چند گستاخیاں	۳۲
	بابِ دوّم	
۹	یزید کے متعلّق اکابر علماء کے حوالہ جات	۳۷

عرضِ مؤلّف

اہل السنّۃ والجماعۃ کے ہاں اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبّت اور یزید علیہ ما علیہ کے فسق وفجور کا نظریہ عقائد کے باب سے تعلّق رکھتا ہے، جس کی دلیل یہ ہے کہ ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح فقہ اکبر، علّامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح عقائد، علّامہ پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے نبراس، شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تکمیل الایمان میں اس مسئلہ کو ذکر کیا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس نظریہ کا تعلق ضروریات دین میں سے نہیں ہے۔

ایک عرصہ سے روافض اہل السنّۃ پر یہ اعتراض کرتے چلے آرہے ہیں کہ تم یزیدی ہو اور دشمنانِ اہل بیت ہو جبکہ اہل السنّۃ اِس الزام کی پرزور طریقے سے تردید کرتے رہے جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے منہاج السنّۃ اور شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ اثناء عشریہ میں اس کا ذکر کیا۔ مخالفین نے اپنے اس الزام کو حقیقت کا جامہ پہنانے کیلئے فتنوں وفرقوں کی زمین پاک و ہند میں پچھلی صدی میں ایک شخص محمود عباسی امروہی (متوفی ۱۴/مارچ ۱۹۷۴ء) کو پروان چڑھایا جس نے سر آغا خان کے حکم پر ''خلافت معاویہ و یزید'' جیسی بدنام زمانہ کتاب لکھی جس میں یزید کو ''امیر المومنین''، ''رحمۃ اللہ علیہ''، ''خلیفہ برحق'' اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے اقدام میں خاطی اور حبِّ جاہ کا طالب بتایا نعوذ باللہ اس کے بعد ''تحقیق مزید'' میں تو حضرت علی وآل بیت کی توہین وتنقیص میں کوئی کسر نہ چھوڑی محمود عباسی کے بعد اس نظریہ کو ایک فرقہ کی شکل

دے دی گئی اور ہمارے ہاں مستقل ایک ناصبی گروہ وجود میں آگیا جس نے یزید کی حمایت اور آل بیت کی توہین پر خوب لکھا اس گروہ کے سرکردہ لوگوں میں سے تمنّا عمادی، مولوی عظیم الدین صدّیقی، ابو یزید محمد دین بٹ، عزیر احمد صدّیقی پیش پیش رہے۔ کچھ ایسے لوگ بھی اس راہ (حمایتِ یزید) پر چل پڑے جو خود کو اہلِ حق کی طرف منسوب کرتے ہیں جیسے مولوی اسحٰق سندیلوی۔ الحمدللہ اہل السنّۃ والجماعۃ نے ہر دور میں اہلِ فتن کا تعاقب کیا، چنانچہ محمود عباسی کی اس دل آزار کتاب کے خلاف کئی کتب شائع ہوئیں جس میں قابل قدر واہم ترین کتاب حکیم الاسلام مولانا قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کی کتاب ''شہید کربلا اور یزید'' قابل قدر ہے۔ علمائے دیوبند نے اس فتنہ کا ایسا تعاقب کیا کہ خود محمود عباسی کو لکھنا پڑا:

''آج کے دورانحطاط میں اس بحث کی بے لاگ تحقیق وریسرچ پر قاسمی صاحب غیظ وغضب میں جامہ سے باہر ہو کر فضول اور لایعنی اعتراضات کی بھرمار شروع کردیں یا دارالعلوم سے کچھ اس قسم کی آوازیں سنائی دینے لگیں جو لکھنؤ کے امام باڑہ غفران مآب کے کسی ذاکر کی زبان سے نکلتی ہیں''۔ (تحقیق مزید: صـ ۳۲۸)

''جب آپ عباسی صاحب کی کتاب میں اس باطل وغلط عقیدہ کو تلاش کریں گے جس کی اصلاح کے لیے جماعت دارالعلوم دیوبند کے تمام افراد قلم برداشتہ بلا کسی ادنیٰ تیاری کے میدانِ صحافت میں کود پڑے''۔ (تحقیق مزید: صـ ۳۸۳)

اسحٰق سندیلوی صاحب اور دیگر یزیدیوں کے جواب میں مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''خارجی فتنہ'' شائع ہوئی اس کے علاوہ مولانا عبد الرشید نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''یزید کی شخصیت علماء اہل السنّۃ کی نظر'' میں بھی اہم ترین ہے اور حال ہی میں علماء دیوبند کے سرخیل حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر موجودہ اکابر کا موقف یزید کے فسق کے متعلق ''یزید علمائے اہل السنّۃ کی نظر میں'' مکتبہ شاہ نفیس لاہور سے شائع ہوئی جو اس سلسلے میں ایک تاریخی ریکارڈ ہے۔

اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے محرم الحرام ۱۴۳۸ھ راقم نے یزید کے فسق پر چند تاریخی کتب سے حوالہ جات سکین کر کے احباب کو نیٹ پر اپ لوڈ کرنے کے لیے فراہم کیے جس سے جہاں ایک طرف یزیدیوں کے ہاں صف ماتم بچھ گئی تو دوسری طرف اہل السنّۃ عوام کے دلوں کو سکون اور اس معاملے میں اپنے اعتقاد پر مزید جزم ہو گیا، جب کہ ناواقف حضرات کو بھی اپنے عقیدہ کی اصلاح کا موقع ملا۔ ایک صاحب نے اس پر یہ مشورہ دیا کہ ان سب کو ایک کتابی صورت میں جمع کر کے اگر شائع کر دیا جائے تو اس مسئلہ پر ایک ’’تاریخی دستاویز‘‘ منظر عام پر آجائے گی ان کا یہ مشورہ راقم کو پسند آیا اور اب آپ کے سامنے یزید کے فسق پر اکابر اہل السنّۃ کی کتب کے اصل حوالہ جات پیش خدمت ہیں کتاب کے شروع میں مختصراً یزید کا تعارف یزیدی اشکالات اور عنوان کے مناسب چند فوائد بھی جمع کر دیے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ راقم کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور اس کی برکت سے روزِ قیامت راقم کا شمار محبّانِ اہل بیت میں کرے، آمین۔

ساجد خان نقشبندی (حال مقیم جامعہ مدنیہ)

بعد نماز ظہر دوشنبہ ۳۱ر نومبر ۲۰۱۶ء

کردارِ یزید پر ایک نظر

یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ صخر بن حرب بن امیہ بن عبدالشمس ۲۶ یا ۲۷ ہجری کو ماطرون دمشق شام میں پیدا ہوئے۔
(البدایہ:۱۱/ ۶۳۷، تاریخ دمشق لابن عساکر:۶۵/ ۳۹۷)

۱۵/رجب ۶۰ ہجری کو اپنی بیعت کی تجدید کی اور ۱۴/ربیع الاوّل ۶۴ ہجری تک ولی عہد رہے۔آپ کی والدہ کا نام میسون بنت بحدل بن انیف بن دلجۃ بن قنافہ بن عدی بن زہیر بن حارثہ الکلبی تھا۔عیّاشی و لاابالی پن کی وجہ سے بھاری بھرکم جسم موٹے فربہ تھے (البدایہ:۱۱/ ۶۳۸)

جوانی ہی سے بادشاہ بننے کے لالچ میں تھے اور اس کے حصول کے لیے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے انتہائی تصنّع و ریا کا مظاہرہ بھی کیا۔(البدایہ:۱۱/ ۶۳۸)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بڑے ہی نافرمان تھے، چنانچہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان سے اتنے سخت ناراض ہوئے ایک دفعہ گفتگو بھی ترک کردی جس پر احنف بن قیس نے آپ رضی اللہ عنہ کو سمجھایا کہ اگر ناراضگی اسی طرح رہی تو کہیں آپ کی موت کی تمنّا نہ کرنے لگ جائے جس پر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ ناراضگی ختم کی (البدایہ:۱۱/ ۶۳۹-۶۴۰)

ایک دفعہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید سے پوچھا کہ اگر تمہیں امیر بنادوں تو کیسے عامل رہو گے؟ یزید نے فوراً چاپلوسی کرتے ہوئے کہا خدا کی قسم جیسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس پر بڑے خوش ہوئے،(البدایہ:۱۱/ ۶۴۳)

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یزید میں کچھ اچھی خصلتیں بھی تھیں (جیسا کہ ہر مسلمان میں ہوتی ہیں)، مگر اس کے باوجود شہواتِ نفسانی پر جری تھے اور بعض نمازوں کے تارک بھی تھے،

(البدایہ:۱۱/۶۴۶)

یہ شعر یزید ہی کے بارے میں پڑھا گیا:

لست منّا و لیس خالک منّا　　　　یا مضیع الصلوٰۃ للشھوات

(البدایہ:۱۱/۶۴۷)

ترجمہ: نہ تو ہم میں سے ہے اور نہ تیرا ننھیال ہم میں سے اے شہوتوں کی خاطر نمازوں کو ضائع کرنے والے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل پر پہلے بڑے خوش ہوئے مگر بعد میں افسوس کیا۔

(البدایہ:۱۱/۶۵۱)

صحابی رسول عبد اللہ ابن مطیع رضی اللہ تعالٰی عنہ اور ان کے ساتھی کھلّم کھلاّ فرماتے کہ یزید شراب پیتا ہے، نماز کا تارک ہے اور کتاب اللہ کے احکام کو پس پشت ڈالنے والا ہے اور محض لوگوں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتا ہے، (البدایہ:۱۱/۶۵۳، تاریخ الاسلام للذہبی:۵/۲۷۴)

عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ تو کھلّم کھلاّ خطبے میں اس کا شرابی اور موالی ہونا بیان کرتے، (البدایہ:۱۱/۶۱۷)

یزید انتہائی دیّوث قسم کا آدمی تھا اس نے اپنی ایک باندی سلامہ کو پوری رات اپنے عاشق کے ساتھ گذارنے کے لیے تنہائی میں اس کے ساتھ چھوڑ رکھا تھا اور خود چپکے چپکے اس بے غیرتی کے نظاروں سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ (البدایہ:۱۱/۶۵۷-۶۵۸)

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یزید کا شراب خوری، گانے باجے، شکار بازی اور بچّہ بازی اور دیگر قبائح میں ملوّث ہونا مشہور تھا، (البدایہ:۱۱/۶۵۹)

صحابی رسول عبد اللہ ابن حنظلہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی جب مدینہ والوں نے بیعت کی تو انھوں نے اپنے خطبہ میں یہی کہا کہ ہم نے یزید کی بیعت اسی لیے توڑ دی کہ وہ محرّمات سے نکاح کرنے والا، شراب خور اور نمازوں کو ضائع کرنے والا فاسق بد دین ہے، (تاریخ اسلام للذہبی:۵/۲۷)

یزید صحابی رسول عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ملحد کہتا تھا، معاذ اللہ۔ (البدایہ: ۱۱/ ۶۱۷)

یزید نے مسلم بن عقبہ کو کہا کہ جب ان (یعنی عبداللہ ابن زبیرؓ) پر غلبہ پالو تو تین دن تک حرمِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے لئے حلال ہے، (البدایہ: ۱۱/ ۶۱۷، الکامل: ۳/ ۴۵۶)

اور کہا کہ فتح پانے کے بعد ان کا مال، اسلحہ، کھانا، پیسہ سب لشکرِ یزید کے لیے ہے، (الکامل لابن الاثیر: ۳/ ۴۵۶، المنتظم: ۶/ ۱۳)

چنانچہ انھوں نے مدینہ پر حملہ کیا جس میں صحابی رسول امیر مدینہ عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سمیت جلیل القدر لوگوں کو شہید کیا گیا اور فتح پانے کے بعد مسلم بن عقبہ نے جس کو اس کی ظلم وزیادتی کی وجہ سے تمام مؤرّخین نے ”مسرف“ (حد سے تجاوز کرنے والا) لکھا ہے، یزید کے حکم پر تین دن کے لیے مدینہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قتل و غارت گری اور لوٹ مار کے لیے حلال کر دیا، ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس دلخراش حالت کو ان الفاظ کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

ثم اباح مسلم بن عقبة الّذی یقول فیه السلف مسرف بن عقبة قبحه اللّٰه المدینة ثلاثة ایام کان امره یزید لاجزاه اللّٰه خیرا و قتل خلقا من اشراقها و قرانها و انتهب اموالا کثیرة منها و وقع شرّ عظیم و فساد عریض۔ (البدایہ: ۱۱/ ۶۱۹-۶۲۰)

یزید پلید اور اس کی گندی فوج کی اوچھی حرکتوں کا اندازہ اس سے لگائیں کہ مدینہ پر اس چڑھائی جسے تاریخ میں ”واقعہ حرّہ“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یزیدی فوج کی زیادتیوں سے ایک ہزار عورتوں نے بغیر شادی کے بچے جنے، (البدایہ: ۱۱/ ۵۲۱، المنتظم: ۶/ ۱۵)

یزید کا یہی امیر مسلم بن عقبہ حضرت سعید ابن مسیبؓ کے قتل کے بھی درپے تھا مگر کسی نے کہا کہ یہ مجنون ہے تو چھوڑا، (البدایہ: ۱۱/ ۶۲۲)

اس لڑائی میں مہاجرین و انصار سمیت دس ہزار مظلوموں کو شہید کیا گیا، (البدایہ: ۱۱/ ۶۲۳، تاریخ الخلفاء: صـ ۱۸۲)

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: واستشهد فیها خلق وجماعة من الصحابة، (تاریخ

الاسلام: ۵ / ۲۳) خلق کثیر اور صحابہ کی ایک جماعت اس واقعہ میں شہید ہوئی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ واقعہ حرّہ میں سات سو حاملین قرآن یزید کی فوجوں کے ہاتھوں شہید ہوئے، (تاریخ الاسلام: ۵ / ۳۰)

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے یزید کے اس غلط حکم کی شدید مذمت کرنے کے بعد ان احادیث کو بیان کیا جس میں اہلِ مدینہ کو ڈرانے والوں پر خدا نے لعنت کی اور ان کے ایسے غرق ہونے کی پیشن گوئی کی جیسے نمک پانی میں اور یزید کو اس کا مصداق ٹھہرایا، (البدایہ: ۱۱ / ۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹)

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہی احادیث کی بنیاد پر امام احمد بن حنبل، ابو بکر بن عبد العزیز، قاضی ابو یعلی، قاضی ابو الحسین رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ یزید پر لعنت کے قائل ہیں اور ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے تو یزید پر لعنت کرنے کے جواز پر ایک مستقل تصنیف لکھی ہے، (البدایہ: ۱۱ / ۶۳۰)

اس کے بعد یزید کی اسی فوج نے منجنیقوں کے ذریعہ خانہ کعبہ پر گولاباری کی حتیٰ کہ اس کی ایک دیوار کو تباہ کر دیا (البدایہ: ۱۱ / ۶۳۴)

اس واقعہ کے علاوہ شہادت حسین رضی اللہ عنہ تو اس کے سیاہ کارناموں میں ایسا کارنامہ ہے جو تاقیامت اس پر ملامت کے لیے کافی ہے۔ بعض یزیدی کہتے ہیں کہ یزید نیک تھا امام حسین رضی اللہ عنہ کا اس سے کوئی اختلاف نہیں تھا، اسی لیے کربلا میں کہا کہ مجھے یزید کے ہاتھ پر بیعت کرنے دو، حالانکہ عقبہ بن سمعان کہتے ہیں کہ میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ کی طرف نکلنے سے شہادت تک رہا بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ یزید کے ہاتھ میں ہاتھ دینا چاہتے ہیں جھوٹ ہے ان کا صرف ایک مطالبہ تھا کہ مجھے واپس اپنے مکان کی طرف جانے دو، (الکامل لابن اثیر: ۳ / ۴۱۳)

یزید ہی وہ بد بخت ہے جس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کو اپنی چھڑی سے مارا جس پر ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ ان ہونٹوں کو مارتا ہے جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے بوسہ دیا خدا کی قسم قیامت کے دن تیرا شفیع ابن زیاد جیسے لوگ ہوں گے اور حسین کے شفیع محمد ﷺ ہوں گے، اس ولولہ انگیز تقریر پر یزید کو شرم آئی اور مگرمچھ کے آنسو بہانے لگ گیا۔
(الکامل: ۳/۴۳۷-۴۳۸، المنتظم: ۵/۳۴۲)

یزید اہل بیت کا بہت بڑا گستاخ تھا چنانچہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیٹی محترمہ حضرت زینب کو کذّاب عورت کہتا اور کہا کہ حسین اپنے باپ کے دین سے نکل چکا تھا اور اللہ کا دشمن کہا، اس انداز پر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کچھ شرم دلائی کہ یہ انداز ہے آل بیت سے گفتگو کا؟ جس پر اس بے ایمان لعنتی کو حیاء آئی، (الکامل: ۳/۴۳۸، المنتظم: ۵/۳۴۴)

ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ نے صاف لکھا کہ جب امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر اس کے پاس پہنچا تو وہ اس پر بہت خوش ہوا مگر جب لوگوں کے غم وغصّہ اور لعنت ملامت کا پتہ چلا تو مگرمچھ کے آنسو بہانے شروع کر دیے اور عبداللہ ابن زیاد کو کوسنا شروع کر دیا کہ یہ سب اس کا کیا دھرا ہے، میں ہوتا تو حسین کو قتل نہ کرتا، (الکامل: ۳/۴۳۹)

مدینہ کے لوگوں کا یزید کے بارے میں یہ عقیدہ تھا کہ شرابی کبابی کتّوں سے کھیلنے والا بے دین آدمی ہے، (الکامل: ۳/۴۵۰)

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: قلت ولما فعل یزید باھل المدینۃ ما فعل وقتل الحسین واخوتہ واٰلہ وشرب یزید الخمر وارتکب اشیاء منکرۃ بغضہ الناس وخرج علیہ غیر واحد ولم یبارک اللہ فی عمرہ۔ (تاریخ الاسلام: ۵/۳۰)

یزید نے جو مظالم کرنے تھے جب وہ کر چکا اور اس کے علاوہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے ساتھیوں اور آل بیت کو شہید کرنا، شراب خوری کرنا جب کہ دیگر منکرات میں ملوث ہونے کی وجہ سے عوام اس کے خلاف سخت اشتعال میں آگئے اور کئی لوگوں نے اس کے بعد اس کی بیعت کو توڑ دیا اور اللہ نے ان مظالم کے بعد اس کی عمر میں بھی برکت نہ رکھی۔

آج یزیدی اپنے اس شرابی، فاسق، ظالم، قاتل امام کو معاذ اللہ "امیر المومنین" کہتے ہیں

جب کہ اموی خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے یزید کو امیر المومنین کہنے پر ایک شخص کو بیس کوڑے لگوائے، (تاریخ الاسلام للذہبی: ۵ / ۲۷۵، تاریخ الخلفاء: صـ ۱۸۲)

کاش! آج بھی کوئی عمر بن عبد العزیزؒ ہوتا تو ان بدبختوں کے قلم اور زبان کو لگام دیتا!!

نوٹ: چونکہ کتاب میں تفصیل مطلوب نہیں اس لیے اختصار سے کام لیا گیا ہے یزید کا شراب پینا اور واقعہ حُرّہ میں سینکڑوں صحابہ کو شہید کروانا اور عورتوں سے زنا کروانا صحیح اسناد کے ساتھ ثابت ہے تفصیل کے لیے حضرت مولانا طاہر حسین گیاوی صاحب مدظلہ العالی کی کتاب ''شہید کربلا اور کردار یزید'' کا مطالعہ کریں یا محترم طحاوی حنفی صاحب زید مجدہ کی ''مقدمہ امام حسینؓ'' جو کفایت اللہ سنابلی صاحب کی کتاب کے جواب میں ہے کا مطالعہ کریں۔

اشکالات

اعتراض: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اوّل جیش من امّتی یغزون مدینۃ قیصر مغفور لھم (بخاری) میری امت کا پہلا گروہ جو قیصر روم یعنی قسطنطنیہ پر حملہ کرے ان کیلئے مغفرت ہے اور یزید نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا۔

الجواب: ہمارا مدّعیٰ یہ ہے کہ یزید فاسق ہے یہ حدیث ہمارے عقیدہ کے خلاف نہیں کیونکہ فسق اور مغفرت ایک ساتھ جمع ہو سکتے ہیں قرآن میں اللہ نے واضح اعلان کر دیا کہ شرک کے علاوہ جس گناہ (شراب خوری، محرمات سے زنا، مسلمانوں کا قتل، نماز کا ترک کرنا وغیرہ) کو اللہ معاف کرنا چاہے کردے گا۔ مشہور حدیث ہے کہ من قال لا الہ الاّ اللّٰہ دخل الجنّۃ یعنی جو لا الہ الا اللہ کہہ دے جنّت میں داخل ہوگا تو کیا اب ہر زانی شرابی کبابی مرزائی بدعتی کو امیر المومنین ولی اللہ اور قطعی جنّتی کہو گے؟

اعتراض: شارحینِ حدیث نے اس سے یزید کے جنّتی ہونے پر استدلال کیا ہے۔

الجواب: جھوٹ! یہ قول ابن مہلب کا ہے اور شارحین نے اس کے اس قول کی تردید کی ہے، چنانچہ علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

محدّث ابن تین اور محدّث ابن المنیر نے محدث المھلب کا تعاقب کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ حدیث کے اس عموم میں یزید کے داخل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی اور خاص دلیل کی بناء پر اس عموم سے خارج نہ ہو کیونکہ اہلِ علم میں سے کوئی بھی اس سے اختلاف نہیں کرتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مغفور لھم فرمانا اس بات کے ساتھ مشروط ہے کہ وہ اہلِ مغفرت میں سے ہو حتیٰ کہ اگر کوئی ان میں سے مرتد ہو جائے تو اس جہاد کے بعد تو بالاتفاق اس عموم میں داخل نہیں ہوگا پس یہ اس امر کی دلیل ہے کہ مغفور لھم سے مراد حدیث میں وہ لوگ ہیں جن میں مغفرت کی شرط پائی جائے۔ (شرح قسطلانی: ۳ / ۶۵، عمدۃ القاری: ۱۴ / ۱۹۸)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جہاد قسطنطنیہ میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین یزید کی امارت میں تھے حالانکہ

علّامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

الاظہر ان ھولآء السادات من الصحابۃ کانوا مع سفیان ھذا لم یکونوا مع یزید لانہ لم یکن اھلا ان یکون ھولآء السادات فی خدمتہ۔

(عمدۃ القاری: ۱۴/ ۱۹۷-۱۹۸)

زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ یہ سادات صحابہ نے حضرت سفیان بن عوف کی امارت میں اس جہاد کو سرانجام دیا نہ کہ یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت میں، کیونکہ یزید اس لائق ہی نہ تھا کہ یہ سادات اس کے زیرِسایہ کوئی دینی خدمت سرانجام دیں۔

علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

لا یلزم منہ کون یزید بن معاویۃ رضی اللہ عنہ مغفورا لہ لکونہ منھم لانّ الغفران مشروط بکون الانسان من اھل المغفرۃ و یزید لیس کذالک لخروجہ بدلیل خاص.... وقد اطلق جمع محققون حل لعن یزید۔

(فیض القدیر شرح جامع صغیر: ۱/ ۳۸۹، رقم: ۲۸۱۱)

اس حدیث سے یہ لازم نہیں آتا کہ یزید کی مغفرت ہوگئی کیونکہ وہ بھی اس غزوہ والوں میں سے تھا اس لیے کہ مغفرت کی یہ بشارت مشروط ہے کہ وہ مغفرت کا اہل ہو (اور یزید فسق کی وجہ سے ایسا نہ تھا کیونکہ دلیل خاص (فسق فجور جو کہ تواتر سے ثابت ہے) کی وجہ سے وہ اس حدیث کے عموم سے نکل چکا ہے اور محقّقین کی ایک جماعت نے یزید پر لعنت کرنے کو جائز کہا ہے۔

یہ بھی سمجھیں کہ اس حدیث میں قسطنطنیہ پر پہلا حملہ کرنے والے کو بشارت دی گئی ہے اور ابو داؤد کتاب الجہاد رقم الحدیث (۲۵۱۲) عبدالرحمن بن خالد بن عبدالولید یہ قسطنطنیہ پر حملے میں امیر تھے ان صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ۴۶ھ میں ہوا (الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ)

قسطنطنیہ پر کل اٹھّارہ حملے ہوئے نو حملے سردیوں میں ہوئے نو گرمیوں میں، گرمیوں کے حملوں میں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفیان بن عوف کو امیر بتاتے ہیں یہ سن ۵۳ ہجری میں فوت ہوئے، ۵۳ سے نو منہا کردیں تو پہلا حملہ ۴۴ ہجری بنتا ہے اور تمام مؤرّخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یزید کا قسطنطنیہ پر حملہ سن ۵۰ یا ۵۱ ہجری کا تھا لہذا ان دونوں دلیلوں سے اس کا اوّل جیش ہونا ثابت نہیں ہوا۔

تیسری دلیل علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے جب ۳۲ ہجری کے واقعات لکھنا شروع کیے تو شروع ہی میں لکھا کہ اسی سال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا (المنتظم: ۵ / ۱۹) گویا پہلا حملہ سن ۳۲ ہجری کا بنتا ہے اور یزید کی تاریخ پیدائش ہم نے ماقبل میں نقل کر دی کہ سن ۲۷ ہجری ہے یعنی جس وقت یزید ۵ سال کا بچّہ تھا قسطنطنیہ پر حملہ ہو چکا تھا۔لہٰذا اوّل جیش میں نہ ہوئے تو اس بشارت کے مصداق بھی نہ ہوئے۔

اعتراض: یزید اگر فاسق تھا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کی بیعت کیوں نہ توڑی۔

الجواب: امت مسلمہ میں کئی فاسق فاجر حکمران گزرے ہیں ان کی بیعت سینکڑوں لاکھوں علماء صلحاء اتقیاء نے کی، انہی کے دور میں کیا کیا مظالم نہیں ہوئے مگر کسی نے بیعت نہ توڑی تو کیا یہ ملوک ''امیر المومنین'' - ''رحمۃ اللہ علیہ'' - ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' ہو گئے؟ کچھ تو ہوش سے کام لو۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مروان کے حکم پر یزید کی بیعت نہیں کی، اسے جعلی بادشاہ کہا (بخاری کتاب التفسیر) حضرت عبد اللہ ابن زبیر، حضرت ابو عمرو بن حفص، معقل بن سنان، محمد بن ابی الجہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عبد اللہ ابن مطیع صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عبد اللہ ابن حنظلہ، نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم نے یزید کی بیعت نہیں کی، جواب دیں کیا یہ جلیل القدر صحابہ (جن میں اصحابِ بیعتِ رضوان اور صلح حدیبیہ میں شریک صحابہ بھی شامل ہیں جن کو یزید کی فوج نے واقعہ حرہ میں شہید کر دیا تھا) ان کی کوئی حیثیت نہیں؟ کیا ان صحابہ کا فعل آپ نظر نہیں آتا؟ پھر اگر جمہور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے امام حسین رضی اللہ عنہ کا ساتھ نہیں دیا تو انھوں نے یزید کا بھی تو ساتھ نہیں دیا؟

محمود عباسی صاحب لکھتے ہیں:

''اس زمانہ میں صحابہ کی کثیر تعداد حجاز و شام و بصرہ و کوفہ و مصر میں موجود تھی ان میں سے کوئی بھی یزید کے خلاف نہ کھڑا ہوا نہ خود اور نہ حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور نہ انھوں نے یزید کے ساتھ ہو کر قتال کیا بلکہ اس فتنہ سے الگ تھلگ رہے''۔ (اتمام الوفاء فی سیرۃ الخلفاء: صـ ۱۴ بحوالہ تحقیق مزید: صـ ۳)

مزید اس گروہ کے محمود عباسی صاحب یہ اصول لکھتے ہیں:

''صحابہ کی عظیم اکثریت نے ان کی سیاسی سرگرمیوں میں ان کا ساتھ نہیں دیا قواعدِ شرعیہ

کے مطابق جب ایک شخص سے بیعت کرلی جائے تو پھر اس کی سیاسی اقدامات میں اس کا ساتھ دینالازمی ہے اقدام سے پہلے ہر شخص کو موافق ومخالف رائے دینے کا حق تھا لیکن جب امام فیصلہ کرلے تو پھر امام کی متابعت سے گریز کا کوئی جواز نہیں مفروض الطاعۃ کے معنیٰ ہی یہی ہیں کہ صرف امام کے اجتہاد پر عمل ہو......صحابہ کرام جب اجتماعی عبادات میں اپنا فقہی اجتہاد چھوڑ دیتے تو سیاسی معاملات میں بدرجہ اولیٰ وہ امام کا اتّباع واجب جانتے تھے لیکن ہم دیکھتے یہ ہیں کہ جمل وصفّین کی جنگوں میں شرکت سے اکابر صحابہ اور امت کی عظیم اکثریت نے احتراز کیا صحاح میں صحابہ کے ایسے اقوال متعدد جگہ مروی ہیں جن سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ وہ ان جنگوں میں شریک ہونا درست نہیں سمجھتے تھے اس کا صریح مطلب یہ ہوا کہ انھوں نے حضرت علیؓ کو مفروض الطاعۃ نہ سمجھا اور ایسا وہ سمجھ نہیں سکتے تھے اگر ان کے ہاتھ پر بیعت کرچکے ہوتے اور آئینی انتخاب ہوا ہوتا''۔(تبصرہ محمودی: صـ ۱۳۰-۱۳۱)

پس اگر یزید کا بھی آئینی انتخاب ہوا ہوتا اور صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے ہاتھ پر بیعت کرچکے ہوتے تو اس جنگ میں الگ تھلگ نہیں رہتے ان کا الگ رہنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ کثیر صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیعت نہیں کی۔

ثالثا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسی عمل سے علماء وفقہاء نے یہ اصول نکالا ہے کہ اگر خلیفہ ایک بار تسلّط حاصل کرلے تو وہ فاسق ظالم ہی کیوں نہ ہو وہ معزول نہیں ہوتا اس کی بیعت نہیں توڑنی چاہیئے، خوف وفتنہ کی وجہ سے۔جمہور صحابہ وامّت کا موقف یہی ہے جبکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا موقف یہ تھا کہ فسق سے خلیفہ معزول ہوجاتا ہے۔اس لئے جمہور نے امام حسین رضی اللہ عنہ کا ساتھ نہ دیا جنابِ من صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ عمل تو خود یزید کے فسق پر ایک اور دلیل ہے۔اس اصول کو مندرجہ ذیل علماء نے یزید کی حکمرانی کے ذیل میں لکھا ہے:

حافظ ابن حجر عسقلانی (فتح الباری کتاب الفتن: ۱۳/ ۶۱) شیخ الاسلام ابن تیمیہ (منہاج السنّۃ: ۳/ ۸۷) نووی (شرح مسلم: ۲/ ۱۲۶-۳۸۹) مقدمہ ابن خلدون: صـ ۲۱۲ رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم۔

مسئلہ لعن یزید

امت مسلمہ میں ''فسق یزید'' ایک اجماعی مسئلہ ہے۔البتہ اس کی تکفیر ولعن میں امت کا اختلاف رہا ہے۔مگر حیرت ہے کہ آج جہالت وتنگ نظری کی وجہ سے لعن وتکفیر کو شیعیت اور سبائیت کا لقب دیا جارہا ہے۔حالانکہ کسی مسئلہ میں جب ائمہ کا اختلاف ہوجائے تو اس میں تخفیف ہوجاتی ہے۔ان مسائل میں کسی ایک جانب کو لیکر دوسری جانب کی مکمل تغلیط بلکہ اس پر گمراہی و ضلالت کے فتوے لگانا خود ضلالت ہے کہ اس صورت میں امت مسلمہ کے ایک معتد بہ حصہ کو گمراہی پر ماننا پڑے گا اسی کا نام شدت انتہا پسندی اور فرقہ واریت ہے۔اب دیکھیں ''سماع موتی'' ایک اختلافی مسئلہ ہے قائلین وعدم قائلین دونوں گروہ موجود ہیں دونوں کے سروں پر جید علما کھڑے ہیں دلائل کی روشنی میں آپ جس نظریہ کو اپنانا چاہیں آپ کو اس کا اختیار ہے۔اختلاف وانتشار تب ہوگا جب آپ کسی ایک جانب کو لے کر جانب مخالف کو قطعی گمراہی پر قرار دیں۔''کفر یزید و لعن یزید'' بھی اسی قسم کے مسائل میں سے۔حنابلہ،شوافع اور خود احناف میں سے بعض لعن یزید بلکہ تکفیر یزید کے قائل ہیں۔اس صورت میں آپ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ مسلک راجح نہیں لیکن اس پر رافضیت کا الزام لگانا ظلم عظیم ہے۔تکفیر یزید کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا نظریہ اس قدر معروف ومشہور ہے کہ اس پر کسی دلیل کی ضرورت ہی نہیں۔امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تو قرآن کی آیات سے یزید پر لعنت کے جواز کے قائل تھے۔

بہرحال مسئلہ کی وضاحت کے لیے ہم یہاں لعن یزید کے بارے میں کچھ معروضات پیش کریں گے:

(۱)......ابن الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ نے یزید پر لعنت کے جواز پر ایک پوری کتاب ''الرد علی المتعصب العنید المانع عن ذم یزید'' لکھی۔

(۲)......فقیہ الکیاہراسی رحمہ اللہ جو امام غزالی کے شاگرد اور اپنے وقت کے مایہ ناز فقیہ تھے (تفصیل کیلئے تاریخ ابن خلکان ملاحظہ ہو) وہ لعن یزید کے بارے میں چاروں آئمہ مجتہدین کے اقوال کا خلاصہ یوں نقل کرتے ہیں:

امام احمد بن حنبل سے لعن یزید کے بارے میں دو قول منقول ہیں ایک لعنت کے جواز کو دوسرے لعنت کے عدم جواز کا، یہی کچھ امام مالک و امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔ اور امام شافعی سے اس باب میں صرف ایک ہی قول نقل ہے اور وہ ہے لعنت کے جواز کا۔ مکمل عبارت ملاحظہ ہو:

اما قول السلف ففیه لاحمد قولان تلویح و تصریح، ولمالك قولان تلویح وتصریح، لابی حنیفة قولان تلویح تصریح ولنا قول واحد التصریح دون التلویح

"۔

(تاریخ ابن خلکان، ج ۲ص ۲۸۷)

(۳)...... امام الکیا ہراسی کا یہی قول علامہ حلبی نے اپنے معروف سیرت میں بھی نقل کیا ہے،
(ملاحظہ ہو سیرت حلبیہ مترجم جلد اول ص ۵۲۹)

(۴)...... علامہ حلبی نے اپنے استادوں کا نظریہ بھی یہی لکھا ہے کہ وہ یزید پر لعنت کو جائز سمجھتے تھے۔
(ملاحظہ ہو تفصیل سیرت حلبیہ مترجم، جلد اول، ص ۵۲۹)

(۵)...... علامہ آلوسی حنفی رحمہ اللہ کی شخصیت سے کون واقف نہیں ان کی مایہ ناز تفسیر "روح المعانی"، کسی اہل علم کی نظر سے پوشیدہ نہیں آج کوئی لائبیری ایسی نہیں جس کی زینت یہ کتاب نہ ہو وہ لکھتے ہیں کہ:

شیخ الاسلام سراج البلقینی اس طرف گئے ہیں کہ شخص معین پر لعنت جائز ہے اور اس کیلئے صحیحین کی اس حدیث کا استدلال بنایا ہے جس میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے ہیں جسے اس کا شوہر وظیفہ زوجیت کے بلائے اور وہ انکار کر دے۔ علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ اگر اس استدلال کو درست مان لیا جائے یعنی شخص معین پر لعنت کے جواز کو درست مان لیا جائے تو ہم یزید پر لعنت کرنے میں بالکل بھی توقف نہیں کریں گے بوجہ اس کے اوصاف خبیثہ اور گناہ کبیرہ کی کثرت کی وجہ سے۔

(روح المعانی، ج ۲۳، ص ۷۲)

(۶)...... علامہ تفتازانی کی شرح عقائد داخل نصاب ہے اس میں دوٹوک الفاظ میں موصوف

لکھتے ہیں کہ حق بات یہ ہے کہ یزید حضرت امام حسین کے قتل پر خوش ہوا تھا اللہ کی لعنت ہو یزید اور اس کے اعوان وانصار پر۔

(شرح عقائد،ص ۱۹۶)

(۷)......شرح عقائد کی اسی عبارت کو نبراس کے حوالے سے حضرت مولانا عبد الستار تونسوی صاحب رحمہ اللہ نے شیعہ مناظر کے سامنے اہلسنت کے نظریہ کے طور پر پیش کیا۔

(ملاحظہ ہو مناظرہ باگڑ سرگانہ،ص ۲۱۶)

(۸)......امام ابن الشحنہ الحنفی رحمہ اللہ احناف کا ایک قول جواز لعن یزید ہی کا نقل کرتے ہیں۔

(ملاحظہ ہو: لسان الحکام فی معرفۃ الاحکام،ص)

(۹)......اسی قول کی تائید کرتے ہوئے اور اسے نقل کرتے ہوئے احناف میں سے فقیہ امام کردری المعروف بابن قاضی لکھتے ہیں کہ یزید پر لعنت جائز ہے مگر مناسب ہے کہ نہ کی جائے اور امام قوام الدین صفاری لعنت یزید کو جائز سمجھتے۔اور حق بات بھی یہی ہے کہ یزید پر لعنت اس کے کفر کی شہرت کی وجہ سے کرنا جائز ہے۔

(فتاوی قاضی خان، ج ۲،ص ۱۹۳، دارالفکر)

احناف کے ان حوالہ اور مولانا عبد الستار تونسوی صاحب کی تائید کے بعد خود یہ مسئلہ احناف وعلمائے دیوبند میں مختلف فیہ ہوگیا ہے گویا بعض جید علما احناف میں سے بھی لعن یزید کی طرف گئے ہیں۔

(۱۰)......شیخ علی محمد الصبان نے بھی امام احمد بن حنبل اور ابن جوزی سے جواز لعن یزید کو ذکر کیا اور فرمایا امام قاضی ابو یعلی نے مستحقین لعنت کے بارے میں ایک کتاب لکھی اس میں یزید کو شامل کیا۔

(اسعاف الراغبین ،ص ۷۵)

تلك عشرة كاملة

البتہ جمہور احناف اور ان کی اتباع میں جمہور علمائے دیوبند کا مسلک یہی ہے کہ یزید پر لعنت مناسب نہیں یہی ہمارا مسلک ہے۔لیکن لعن کرنے والوں پر طعن وتشنیع کرنا حقیقت میں ان اکابر پر طعن وتشنیع ہے۔یاد رہے کہ جو لوگ لعن جواز کے قائل نہیں وہ اس لئے نہیں کہ یزید

اس کا مستحق نہ تھا بلکہ وہ یزید کو اس کا مستحق تو جانتے ہیں مگر اس کام کو کوئی سودمند و فائدہ مند نہیں سمجھتے اس لئے منع کرتے ہیں۔

(یہی توجیہ ملا علی قاری نے اور قاضی مظہر حسین صاحب نے خارجی فتنہ میں لکھی ہے۔گویا مانعین کے نزدیک بھی یزید لعنت کا مستحق تو ہے مگر اس میں کوئی فائدہ نہیں لہذا بے فائدہ کام کی وجہ سے منع کیا)

اس ساری تفصیل کے بعد یہ مسئلہ کھل کر آ گیا ہے کہ جید علمائے کرام جن میں مجتہدین تک شامل ہیں سے ''لعن یزید'' کا جواز ملتا ہے بلکہ تکفیر تک کا قول ملتا ہے۔اب اس قول کو دلیل کی بنیاد پر اختیار کرنے والے یا ان ائمہ کی تقلید میں اختیار کرنے والوں پر طعن تشنیع شیوہ اہلسنت نہیں بلکہ خارجیت وگمراہی ہے۔اس ساری تفصیل کے بعد ایک ناصبی شیخ الحدیث کے یزیدی لونڈے کی اس ہرزہ سرائی کو ملاحظہ فرمائیں:

''اس لیے یزید کو کافر کہنے والے بھی ہمارے نزدیک رافضیت زدہ ہیں کیونکہ اہل سنت کا مسلک یزید کے کافر ہونے کا نہیں ہے''

کیا یہ ان اکابر پر کھلم کھلا تبرا نہیں؟ کیا یہ اکابر معاذ اللہ رافضی تھے اور اہلسنت سے خارج تھے؟ اگر یہ سبائیت ہے تو انہیں کے نام پر آپ کے والد قوم سے چندہ مانگتے اور اس چندے پر تمہاری پرورش کی تم میں غیرت ہوتی تو اپنے باپ سے کہتے ہیں کہ اپنی مسند حدیث پر بیٹھ کر ان علما پر رافضیت کا فتوی لگاو جو یزید کو کافر لعنتی کہہ رہے ہیں اور آج بھی میرا چیلنج ہے کہ کوئی ناصبی جو اپنی نسبت اہلسنت کی طرف کرتا ہے وہ اہلسنت کے مراکز میں بیٹھ کر ان علما کے یہ اقوال بیان کر کے پھر ان پر ذرا رافضیت کے فتوے لگانے کی جرات کرے دیدہ باید۔

نوٹ: جمہور احناف و جمہور علمائے دیوبند کی تقلید میں ہم بھی کہتے ہیں کہ یزید پر لعنت کوئی مہتم بالشان دینی امر نہیں اس لئے نہ کرنا ہی بہتر ہے۔لیکن جو لوگ دلائل کی روشنی میں ایسا کرتے ہیں ان پر فتوی بازی کھلم کھلا گمراہی ہے۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

تقی الدّین ابو العباس احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ الحرانی اور یزید

قیل للإمام أحمد: أتكتب الحديث عن يزيد؟ فقال: لا، ولاكرامة أو ليس هو الذي فعل بأهل الحرّة ما فعل؟

وقيل له: إنّ قوما يقولون: إنّا نحبّ يزيد: فقال: وهل يحبّ يزيد أحد يؤمن بالله واليوم الآخر؟ (راس الحسین، ص ۲۰۵)

(مفہوم) امام احمد بن حنبل سے کہا گیا کہ کیا آپ یزید سے حدیث روایت کرتے ہیں فرمایا نہیں اور اس کا کوئی ایسا مقام بھی نہیں کہ اس سے حدیث روایت کی جائے کیا یہ وہی شخص نہیں جس نے اہل حرہ کے ساتھ قیامت خیز مظالم کئے۔ امام احمد کو کہا گیا بعض لوگ تو کہتے ہیں کہ ہم یزید سے محبت کرتے ہیں امام احمد بن حنبل نے فرمایا بھلا جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے کیا وہ بھی یزید سے محبت کر سکتا ہے؟

وَخَيْرٌ مِنَ الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ فَإِنَّهُ أَظْلَمُ مِنْ يَزِيدَ بِاتِّفَاقِ النَّاسِ وَمَعَ هَذَا فَيُقَالُ: غَايَةُ يَزِيدَ وَأَمْثَالِهِ مِنَ الْمُلُوكِ أَنْ يَكُونُوا فُسَّاقًا، (منهاج السنّة النبویہ: ج ۴، ص ۵۶۴)

(مفہوم) یزید حجاج بن یوسف سے اچھا تھا حالانکہ حجاج یزید سے زیادہ ظالم تھا (یہاں اسم تفصیل کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے یعنی ظالم تو دونوں تھے مگر حجاج یزید سے زیادہ ظالم تھا) بالاتفاق۔ اس کے باوجود زیادہ سے زیادہ یزید اور اس جیسے ملوک کے بارے میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ فاسق تھے۔

أَمَّا تَرْكُ مَحَبَّتِهِ فَلِأَنَّ الْمَحَبَّةَ الْخَاصَّةَ إِنَّمَا تَكُونُ لِلنَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ؛ وَلَيْسَ وَاحِدًا مِنْهُمْ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "{ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ } " وَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ : لَا يَخْتَارُ أَنْ يَكُونَ مَعَ يَزِيدَ وَلَا مَعَ أَمْثَالِهِ مِنَ الْمُلُوكِ ؛ الَّذِينَ لَيْسُوا بِعَادِلِينَ. (مجموعہ فتاوی: ۴ / ۴۸۴)

(مفہوم) یزید سے محبت نہ کرنے کی وجہ تو یہ ہے کہ خاص محبت تو نبیوں صدیوں شہیدوں صالحین سے کہ جاتی ہے اور یزید ان میں سے کسی میں سے بھی نہ تھا (یعنی صالح بھی نہ تھا) اور نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے کہ قیامت کے روز آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس کو محبت ہے (اب اس حدیث کی روشنی میں) جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے کبھی اس بات کو اختیار نہیں کرے گا کہ یزید جیسے لوگوں سے محبت کر کے قیامت کے روز اس کا حشر یزید اور اس جیسے فاسق امرا کے ساتھ ہو جو کہ ہرگز عادل نہ تھے۔

محمود احمد عبّاسی کے چند گستاخانہ نظریات

(مؤلّف خلافتِ معاویہ و یزید)

اہل السنۃ والجماعۃ کے موجودہ طبقہ کے ہاں ''ناصبی یزیدی'' اسے کہا جاتا ہے کہ جو یزید علیہ ما علیہ کو نیک وصالح مانتا ہو، امام حسین علیہ السلام کے خروج کو بغاوت سے تعبیر کرتا ہو اور یزید کے فسق وفجور کو بیان کرنے کو شیعہ نوازی کہتا ہو نیز اہل بیت کی گستاخی اعلانایا درپردہ میں بھی ملوث ہو۔ برصغیر میں اس گروہ کے سربراہ ''محمود احمد عباسی'' صاحب ہیں۔ اس گروہ نے دشمنان صحابہ کی مخالفت کا نعرہ لگا کر بڑے شاطرانہ طریق سے اہل سنت میں اہل بیت خصوصا حضرت امام علی و امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما کے خلاف گستاخانہ خیالات ونظریات کو پروان چڑھانے کی سعی مذموم کی اور ان دو جلیل القدر صحابہ پر امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ اور ان کے ناخلف بیٹے یزید کی برتری ثابت کرنے کیلئے اول الذکر جلیل القدر اصحاب کی خوب توہین کی۔

الحمد للہ! اہل السنۃ والجماعۃ نے اپنے شاندار ماضی کے تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے بروقت اس فتنے کا قلع قمع کیا۔ جبکہ موجودہ دور میں حضرت مولانا عبد الجبار سلفی صاحب زید مجدہ اور ان کے رسالہ ''حق چار یار'' اس فتنے کی سرکوبی کیلئے ہمہ تن مصروف ہے۔

محمود احمد عباسی صاحب کی بدنام زمانہ کتاب ''خلافت معاویہ و یزید'' کو بعض ناعاقبت اندیشوں نے محض چند ٹکے بٹورنے کیلئے ایک دفعہ پھر شایع کر کے اس فتنہ خوابیدہ کو جگانے کی ہمیشہ کی طرح ناکام کوشش کی لیکن انہیں اپنے فتنہ پرور نفس کی تسکین کا سامان مہیا کرنے کے سوا کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔ لاہور کے ایک مرد مجاہد نے اس قسم کے کاروباری لوگوں کو نشانہ عبرت بنانے کیلئے ان کے خلاف قانونی کاروائی کا آغاز کیا جس کا سب کو حق ہے (اور خود اس گروہ کے بعض لوگ بھی اس حق کو استعمال کر چکے ہیں بلکہ اس ناشر کی طرف سے تو حال ہی میں ہمارے

ایک ساتھی کو قانونی کاروائی کی دھمکی بھی دی گئی) دعا فرمائیں کہ اللہ پاک اس میں کامیابی عطا فرمائے۔آمین

بہر حال یہ تو چند باتیں جملہ معترضہ کے طور پر آ گئیں۔موجودہ صورتحال میں بندے نے ضروری سمجھا کہ محمود احمد عباسی کے بعض گمراہ کن نظریات آپ کے سامنے پیش کردوں تاکہ آپ کو اندازہ ہو کہ کس قسم کے عقائد صحابہ کی ناموس کی آڑ میں شائع کئے جا رہے ہیں،سو ملاحظہ ہو:

امام حسین علیہ السلام کی صحابیت کا انکار

عباسی صاحب لکھتے ہیں:

''اتنی چھوٹی سی عمر تمیز کی عمر نہیں ہوتی بعض آئمہ نے تو اس کے بڑے بھائی حضرت حسن کو جوان سے سال بھر کے قریب بڑے زمرہ صحابہ کے بجائے تابعین میں شامل کیا''، (خلافت معاویہ و یزید،ص ۱۴۶)

امام حسین رض کی مفروضہ صحابیت (معاذ اللہ)

یہ عنوان ہمارا نہیں بلکہ عباسی صاحب کی کتاب کا ہے ملاحظہ ہو: ''تحقیق مزید،ص ۷۰ ''۳

اور آگے عباسی صاحب اس انداز میں امام حسین علیہ السلام کی صحابیت کا مذاق اڑاتے ہیں:

''خدا ہی جانے حضرت حسین کی بے نہایت ذکاوت و فراست اور تدبیر و تدبر کے وہ جلوے مہتمم صاحب کو تاریخ کی کس دوربین سے نظر آئے جن کے اظہار کا صرف ایک ہی موقع حضرت حسین کو ملا تھا اور اسی موقع پر ان کی سیاست ان کی مردم شناسی،ان کے تدبر اور ان کے قائدانہ صلاحیتوں کا تار پود حالات کے بے رحم ہاتھوں نے بکھیر کے رکھ دیا''۔(تحقیق مزید،ص ۷۱ ۳)

یہ کتاب عباسی صاحب نے اپنی کتاب ''خلافت معاویہ و یزید'' کے دفاع میں لکھی ہے۔حضرت حکیم الاسلام قاری طیب صاحب مرحوم کی کتاب کے جواب میں۔

کیا کوئی ناصبی صحابہ کا نام لیوا یہی انداز ہمیں تحقیق کی بنیاد پر حضرت امیر معاویہؓ کے بارے میں اختیار کرنے کی اجازت دے گا؟

امام حسین علیہ السلام ناعاقبت اندیش تھے (معاذ اللہ)

عباسی صاحب کا یہ سوقیانہ طرز تحریر ملاحظہ ہو:

''حضرت حسین رض کے دوراندیش دوستوں نے لاکھ منت سماجت کی کہ ایسی خطرناک مہم کے اندر ''**ناعاقبت اندیشانہ**'' اپنے کو جوکھم میں نہ ڈالیں ان لوگوں کے مواعید اور مصنوعی جوش و ولولہ پر اعتماد نہ کریں جنہوں نے ان کے والد سے دغا کی اور ان کو دھوکا دیا تھا۔ مگر حسین رض نے ''**حب جاہ کی مہلک ترغیبات پر کان دھرنے کو ترجیح دی**'' اور ان لاتعداد خطوط و دعوت ناموں کی فخریہ نمائش کرتے رہے جو ان کے وصول ہوئے تھے اور جن کی تعداد جیسا کہ ''**شیخی**'' سے کہتے تھے کہ ایک اونٹ کے بوجھ کے مساوی تھی''۔ (خلافت معاویہ و یزید، ص ۱۹۵)

استغفر اللہ! اس اقتباس میں نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ''ناعاقبت اندیش، حب جاہ میں مبتلا، شیخی دکھلانے والا'' جیسے گستاخانہ الفاظ و مفاہیم کو منسوب کیا گیا۔ اس گستاخی کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ ہم نے شروع میں تنقیدی مقدمہ لگایا ہے سوال یہ ہے کہ کیا کبھی مودودی صاحب کی ''خلافت و ملوکیت'' کو بھی تنقیدی مقدمہ کے ساتھ شائع کرنے کا خیال آیا؟ قاضی مظہر حسین صاحب کی کتب کے بارے میں آپ کو شکوہ ہے کہ اس میں امیر معاویہ رض کو ''باغی'' کہا گیا تو چلیں انہی کتب کو تنقیدی مقدمہ کے ساتھ شائع کر دیں؟ ہے ہمت؟ اچھا چلیں اگر کسی کتاب میں العیاذ باللہ حضرت امیر معاویہ رض کی طرف اس قسم کے الفاظ منسوب ہوں اور ناشر شروع میں لکھ دے کہ ہم ان الفاظ کے ساتھ متفق نہیں تو اس کی اشاعت سے پیٹ میں ''رافضیت و سبائیت'' کے طعنے دینے کا مروڑ تو نہیں اٹھے گا؟

سارے فساد کی جڑ امام حسین علیہ السلام ہیں (استغفر اللہ)

محمود عباسی یہ ایمان سوز عبارت لکھتا ہے:

''اور (حضرت) حسین رض اپنے خروج میں بڑی خطا و غلطی کی وجہ سے امت میں

افتراق واختلاف کا وبال پڑا اور آج تک محبت والفت کے ستون کو جھٹکا لگا"۔ (خلافت معاویہ ویزید، ص ۱۱۸)

العیاذ باللہ یعنی آج تک امت میں افتراق وانتشار کی جو فضا ہے اس کا قصوروار امام حسین علیہ السلام ہیں۔ معاذ اللہ؟ یہی زبان گستاخان اصحاب رسول ﷺ کی ہے وہ کہتے ہیں کہ امت میں جو اختلاف وانتشار ہے اس کی وجہ صحابہ کا حضرت علی کو حق خلافت نہ دینا ہے۔ حقیقت میں یہ دونوں گروہ ایک ہی ہیں ایک نے اہل بیت کا نعرہ لگا کر صحابہ کی توہین کی دوسرے نے بنو امیہ کی ناموس کا نعرہ لگا کر اہل بیت کی توہین وتذلیل کی۔ اللہ دونوں پر لعنت کرے۔

امام حسین علیہ السلام پر سنگین الزامات

"مشہور مورخ ڈوزی کا ایک فقرہ اس بارہ میں قابل لحاظ ہے وہ لکھتا ہے:

اخلاف یعنی آنے والی نسلوں کا عموما یہ شعار رہا ہے کہ وہ ناکام مدعیوں کی ناکامی پر جذبات سے مغلوب ہو جاتے ہیں اور بسا اوقات انصاف قومی امن اور ایسی خانہ جنگیوں کی ہولناک خطروں کو نظر انداز کر دیتے ہیں جو ابتدا نہ روک دی گئی ہو یہی کیفیت اخلاف کی حضرت حسین کے متعلق ہے جو ان کی ایک ظالمانہ جرم کا کشتہ خیال کرتے ہیں۔

ایرانی شدید تعصب سے اس تصویر میں خدوخال بھرے اور حضرت حسین کو بجائے ایک معمولی قسمت آزما کے جو ایک انوکھی لغزش وخطا ذہنی اور قریب قریب غیر معقول حب جاہ کے کارن ہلاکت کی جانب تیز گامی سے رواں دواں ہوں ولی اللہ کے روپ میں پیش کیا ان کے ہم عصروں میں اکثر و بیشتر انہیں ایک دوسری نظر سے دیکھتے تھے وہ انہیں عہد شکنی اور بغاوت کا قصوروار خیال کرتے تھے اس لئے کہ انہوں نے (حضرت) معاویہ کی زندگی میں یزید کی (ولی عہدی) کی بیعت کی تھی اور اپنے حق یا دعوائے خلافت کو ثابت نہ کر سکے"۔ (خلافت معاویہ ویزید، ص ۷۶)

اس عبارت میں امام حسین کو ناکام مدعی، معمولی قسمت آزما، جو اپنی مطلب برآوری کیلئے جائز

ونا جائز کی پروا بھی نہ کرتا ہو، بناوٹی ولی اللہ، بے دانش، حب جاہ کا مرتکب، عہد شکن غدار، بے دلیل دعویے دار'' کے مکروہ صفات سے متصف کیا گیا۔

کہاں ہے وہ ناصبی جو یہ کہتے کہتے ہلکان ہوئے جاتے ہیں کہ صحابہ تاریخی نہیں قرآنی شخصیات ہیں یہ انگریز ڈوزی معاذ اللہ کس قرآن کے نام ہے جس کے یہ تبصرے امام حسین کے حق میں شائع کئے جارہے ہیں؟ آج کسی صحابہ کے نام لیوا میں یہ جرات ہے کہ یہی القاب ہمارے حوالے سے اپنے محبین اور بڑوں کی طرف منسوب کرے؟

امام حسین کا خروج طلب حکومت کے لیے تھے

موصوف لکھتے ہیں:

''ظاہر ہے کہ حضرت حسین رض کے یہ بھائی بھی ان کے خروج کو طلب حکومت وخلافت ہی کا ایسا اقدام سمجھتے تھے جو کسی طرح بھی جائز ومناسب نہ تھا''۔ (خلافت معاویہ ویزید، ص ۸۰)

یعنی حضرت امام حسین رض کا خروج وشہادت طلب حکومت یعنی طلب دنیا اور ایک ناجائز امر کیلئے تھی معاذ اللہ سوال یہ ہے کہ اس صورت میں ''شہادت حسین'' کا حکم کیا ہوگا؟

امام حسین رض کے خلاف تلوار کیوں نہیں اٹھائی جاسکتی؟

عباسی! یزید کی طرف سے امام حسین رض کی شہادت کو حق بجانب ثابت کرنے کیلئے لکھتا ہے:

''حضرت علی المرتضی کی تلوار اگر حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رض زوجہ مطہرہ حبیبہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف بے نیام ہوسکتی ہے اور اس ہودج پر تیر برسائے جاسکتے ہیں جس میں تمام امت کی ماں تشریف فرما تھیں اور ماں بھی وہ جو حجت دینیہ کے تحت میدان میں آئی ہو تو حضرت حسین رض کے خلاف تلوار کیوں نہیں اٹھائی جاسکتی جن کی دعوت محض یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ کا نواسہ اور حضرت علی رض کا فرزند ہونے کی حیثیت سے خلیفہ انہیں بنایا جائے''۔ (خلافت معاویہ ویزید، ص ۱۸۰)

کس قدر توہین اور وہ بھی جھوٹے مفروضوں کی بنیاد پر حضرت امام علی رض نے کہیں بھی اپنی ماں کے خلاف تلوار نہیں اٹھائی اور بالفرض اٹھائی بھی ہو تو جواب دو کہ حق پرست ماں وہ بھی نبی کی ماں پر تلوار اٹھانے والے کا کیا حکم ہے؟ پھر دیدہ دہنی دیکھیں کہ کس طرح امام حسین کو شہید کرنے کو جائز قرار دیا جا رہا کہ چونکہ امام حسین کا دعوی محض قرابت رسول اللہ ﷺ کی بنیاد پر تھا اس دعوے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں جو کہ سراسر جھوٹ ہے خانوادہ رسالت ﷺ ایسا جاہلانہ دعوی کبھی نہیں کر سکتے۔۔۔لہذا امام حسین کے خلاف اگر کسی نے تلوار اٹھالی تو کونسی قیامت آگئی۔۔۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔۔۔

امام حسین علیہ السلام کا خروج نصرت اسلام کے لیے نہ تھا ان کو مجاہد و شہید کہنے والا محرّف قرآن ہے (معاذ اللہ)

نام نہاد محقق محمود عباسی مسلمانوں کے دلوں پر نشتر چبھوتے ہوئے لکھتا ہے:

"تاریخی واقعات کو عقل و امانت سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حسین رض کا اقدام نہ کفار سے جہاد فی سبیل اللہ کیلئے تھا نہ نصرت اسلام کیلئے نہ اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے تھا۔۔۔ان کی شہادت کو ذبح عظیم کہنا قرآن مجید کی تحریف ہے"۔ (رسومات محرم اور تعزیہ داری، ص ٦٠)

استغفراللہ! کہاں ہیں امام حسین کے نام لیوا؟ کہاں ہے خود کو عاشق اہل بیت کہنے والے؟ یہ تمہارے ناک کے نیچے لکھا اور چھاپا جا رہا ہے کہ کربلا میں امام حسین اور اہل بیت کی شہادت کو عظیم قربانی یعنی ذبح عظیم کہنا تحریف قرآن ہے۔ کیونکہ ان کی لڑائی نہ اللہ کیلئے نہ اعلا کلمہ اللہ کیلئے تھی بلکہ نفس پرستی، حب جاہ اور مملکت کے حصول کیلئے تھی۔ استغفراللہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافتِ راشدہ کا انکار

موصوف صحیح روایات کو چھوڑ کر جعلی، وشدید ضعیف روایات کو بنیاد بنا کر لکھتے ہیں:

"حضرت عثمان ذی النورین رض کی مظلومانہ شہادت کے بعد سبائی لیڈر مالک الاشتر اور

اس کے ساتھیوں نے حضرت علی رض سے بیعت خلافت کرنی چاہی ۔۔۔مگر افسوس حضرت (علی) موصوف نے اپنے بھائی کا عاقلانہ مشورہ قبول نہ فرمایا اور بیعت لے لی یہ بیعت چونکہ باغیوں اور قاتلوں کی تائید بلکہ اصرار سے ہوئی تھی اور یہ خلافت ہی حضرت عثمان ذی النورین رض جیسے محبوب خلیفہ راشد کو ظلما اور ناحق قتل کر کے سبائی گروہ کے اثر سے قائم کی گئی تھی"۔(خلافت معاویہ و یزید، ص ۲)

سوال یہ ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجھہ کی خلافت قائم ہی معاذ اللہ سبائی گروہ، قاتلوں اور ظالموں نے کی تو وہ خلیفہ راشد کیسے ہو گئے؟ وہ تو پھر معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد ایک ظالم و جابر حکمراں ہو گئے؟ آج اگر ان کے مالکوں یا ابوں کو کہا جائے کہ فلاں مسجد کی امامت ظالموں کے ذریعہ انہیں حاصل ہوئی فلاں جگہ موصوف سبائیوں کے زور پر شیخ الحدیث بنے تو آنکھیں باہر نکل آئے اور خلیفہ راشد کے خلاف اس قسم کی بکواس کو تحقیق کے نام پر چھاپو۔شرم۔۔۔شرم۔۔۔شرم

حضرت امام علی رض پر سنگین الزامات

موصوف لکھتے ہیں:

"قتل کے بعد ان کے خون کا قصاص اور سب سے بڑھ کر اپنی ماں ام المومنین سے جو قاتلین سے قصاص لینے گئی تھیں برسر پیکار ہونا اور ان سبائیوں کی سازش سے جو ان کی فوج میں شامل ہو کر گئے تھے اور ان کی اہانت کو موجب اور اذیت جسمانی پہنچ جانے کے باعث ہوئے تھے ان کو بدستور اپنا مشیر بنائے رکھنا ان حالات میں وہ رسول اللہ ﷺ کی آرام گاہ کے سامنے کیسے حاضر ہو سکتے تھے خصوصا آپ کی محبوب ترین رفیقہ حیات کے اس طرز عمل کے بعد"۔(تحقیق مزید، ص ۷۷)

یعنی گویا حضرت علی نے اپنی والدہ ماجدہ حضور ﷺ کی محبوب ترین شریکہ حیات سے جنگ لڑ کر خون عثمان میں شریک سبائیوں کو اہم عہدے دے کر یہ جرائم کر کے معاذ اللہ حضرت علی ایسے شرمندہ تھے کہ حضور ﷺ کے روضہ مبارکہ کے سامنے بھی کھڑے نہ ہو سکتے تھے ۔۔۔ العیاذ باللہ۔۔۔اب اگر کوئی سبائی کہے کہ اہلسنت اہل بیت کے گستاخ ہیں اور دلیل میں یہ عبارت پیش کرے تو اس نے کیا غلط کہا؟ یہ سبائیوں کے ہاتھ مضبوط کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟

مزید گستاخیاں

چونکہ مضمون کافی طویل ہو گیا ہے لہذا مزید کیلئے ہم صرف عنوانات پر اکتفا کرتے ہیں:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر حضرت عثمان کی شہادت سے راضی ہونے کاالزام

(دیکھئے تحقیق مزید، ص ۸۱)

حضرت علی رض حضرت عثمان رض کے دشمن تھے

(معاذ اللہ دیکھئے تحقیق مزید، ص ۸۴)

ہر اعتبار سے حضرت علیؓ غلطی پر تھے سارا قصور حضرت علیؓ کا تھا

(دیکھئے تحقیق مزید، ص ۸۴، ۹۶)

نوٹ: ہمارے پاس جو خلافت معاویہ ویزید کا نسخہ ہے وہ محمود عباسی کا خود کا شائع کردہ ہے جسے مشہور آفسٹ پریس کراچی سے شائع کروایا گیا، تاریخ اشاعت مذکور نہیں البتہ قیاس یہ ہے کہ یہ کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے۔

☆......☆......☆......☆

بابِ اوّل

یزیدی ناصبیوں کی حضرت علی اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کی شان میں چند گستاخیاں

یزیدی ناصبی محمّد عبّاسی کی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی: کہتا ہے کہ امام صاحب رضی اللہ عنہ دین کے لیے نہیں، بلکہ حبّ جاہ کے لیے یزید کے خلاف نکلے۔ (معاذ اللہ)

گرانی سے بچ کر حسینؓ بمعیت عبداللہ (ابن الزبیرؓ) مکہ کی مقدس سرزمین پر پناہ گزیں ہوئے تھے۔ اہالیانِ کوفہ کے خطوط و مراسلات جب اُن کو موصول ہو گئے تو ان کو اس سے بے انتہا خوشی ہوئی۔ ان خطوط میں التجا کی گئی تھی کہ وہ آن کر ان کی قیادت کریں۔ کوفیوں کی ان تحریرات میں یہ عہد کیا گیا تھا کہ ہم آپ کو خلیفہ تسلیم کرلیں گے، اور پوری آبادی کو آپ کی خلافت قبول کرنے پر راضی کرلیں گے۔ کوفہ سے قاصد پر قاصد بڑی سرعت سے آتے رہے آخری قاصد جو بڑی طویل درخواست لایا تھا اُس کے ساتھ کوئی ڈیڑھ سو صفحات کی فہرست لوگوں کے دستخطوں کی منسلک تھی۔ حسینؓ کے دور اندیش دوستوں نے لاکھ منت سماجت کی کہ ایسی خطرناک مہم کے اندر ناعاقبت اندیشانہ اپنے کو جھونک نہ ڈالیں اور ان لوگوں کے مواعید اور مصنوعی جوش و ولولہ پر اعتماد نہ کریں جنہوں نے اُن کے والد سے دغا کی تھی اور ان کو دھوکہ دیا تھا مگر حسینؓ نے حب جاہ کی مہلک ترغیبات پر کان دھرنے کو ترجیح دی اور ان لاتعداد خطوط و دعوت ناموں کی فخریہ طور سے نمائش کرتے رہے جو ان کو موصول ہوئے تھے اور جن کی تعداد جیسا کہ بعض کہتے تھے ایک اونٹ کے بوجھ کے مساوی تھی۔ قضا کے سامنے بالآخر انہوں نے سر جھکا دیا اور کوفہ روانہ ہو گئے ....
(قتل مسلم کے) مصیبت خیز واقعات کی خبر حسینؓ ...... کو اس وقت ملیں جب کوفہ سے کچھ زیادہ دور نہ تھے ان کے ساتھ مشکل سے سو نفوس تھے جن میں زیادہ تر ان کے اہل خاندان تھے بایں ہمہ انہوں نے سفر

محمود عباسی کی بکواس: حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنیؓ کے دشمن تھے۔ (معاذ اللہ)

تحقیق مزید

بسلسلۂ

خلافت معاویہؓ و یزیدؒ

مؤلفہ

محمود احمد عباسی

شائع کردہ

الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مکان نمبر ۳، روڈ نمبر ۲، سب بلاک A، بلاک نمبر ۱، ناظم آباد

نزد مسجد قدوسیہ کراچی ۷۴۶۰۰

فون نمبر: ۳۱۳۲۹

قیمت: ایک سو بیس روپے

ان کے چشم تصور میں یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک رہا ہوگا جو قصاص عثمانؓ کی بیعت کے لئے اٹھا تھا اور آج بیس برس بعد وہ آپ کی بیعت قصاص پوری کرنے اور مجرموں کو سزا دینے کے لئے مکہ سے بائیس منزلوں کی دشوار گزار راہ طے کرتے ہوئے صحابہ و تابعین کی معیت میں بصرہ تشریف لے گئیں۔

ام المومنین اور حضرت طلحہؓ و زبیرؓ کا یہ اقدام حالات اور واقعات کی رو سے بالکل صحیح اقدام تھا اور قاتلین و مجرمین سے انتقام لینے کی غرض سے تھا حضرت علیؓ کی مخالفت کا کوئی شائبہ تک اس اقدام میں شامل نہ تھا کیونکہ ان کے جلو میں تین ہزار سواروں کے لشکر نے بصرہ کی جانب کوچ کیا تھا مدینہ کی جانب۔ حضرت علیؓ کا مادر مومنین کے مقابلہ میں آنا بر اعتبار سے غلط تھا۔

۱؎ حضرت علیؓ جب مدینہ سے چلنے لگے صحابہ نے سمجھایا کہ نہ جائیں مگر انہوں نے کہنا نہ مانا اور روانہ ہو گئے جب مقام ربذہ پہنچے ان کے بڑے صاحبزادے حسنؓ آ کر ملے اور اپنے والد سے شکایت کرنے لگے کہ مدینہ سے کیوں نکلے اور کیوں ہر دفعہ میری بات نہیں مانتے، حضرت علیؓ نے پوچھا بتاؤ میں نے تمہاری کونسی بات نہیں مانی حسنؓ نے کہا جب عثمانؓ کا محاصرہ ہوا تھا میں نے کہا تھا کہ آپ مدینہ سے باہر چلے جائیں اور ان کے قتل کے وقت مدینہ میں موجود نہ رہیں پھر وہ قتل ہو گئے میں نے آپ سے کہا تھا کہ جب تک عرب کے وفود اور باہر شہروں کی بیعت نہ آ جائے بیعت نہ لیں پھر ان لوگوں (یعنی ام المومنین عائشہؓ و طلحہؓ و زبیرؓ) کے اقدام کے وقت میں نے کہا کہ آپ گھر میں بیٹھے رہیں مگر آپ نے میری ایک بات بھی نہ مانی حضرت علیؓ نے جواب میں اپنی بیعت لینے کے بارے میں فرمایا یہ مجھے ڈر تھا کہ خلافت ضائع نہ ہو جائے۔ اہل حل و عقد مدینہ والے تھے نہ کہ سارے عرب اور تمام شہروں کے لوگ۔ رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوا تو آپ کے بعد میں ہی خلافت کا سب سے زیادہ حق دار تھا لیکن لوگوں نے دوسروں کے ہاتھ پر بیعت کر لی میں نے ان پر کوئی جبر نہیں کیا۔ اب جو شخص مخالفت کرے گا میں اپنے فرمانبرداروں کے ساتھ اس سے لڑوں گا حتیٰ کہ خدا فیصلہ فرمادے۔ (ابن خلدون صفحہ ۱۴۳ ملخصاً)

حضرت طلحہؓ و زبیرؓ کے بیٹوں اور عزیزوں کے بارے میں یہ الفاظ کہیں نہیں ملتے کہ حضرت عثمانؓ کی محصوری کے زمانہ میں آپ لوگ مدینہ سے باہر چلے جائیں حضرت علیؓ ہی کے بارے میں ان کے صاحبزادو اور چچیرے بھائی کے منہ سے ملتے ہیں جس سے ثابت ہے کہ حضرت علیؓ کی حضرت عثمانؓ سے مخالفت اس قدر نمایاں تھی کہ ان کے عزیز قریب ان کا مدینہ میں رہنا اس نازک وقت میں مناسب نہ سمجھتے تھے۔ گو اس سے یہ نتیجہ کرنا کہ وہ قتل کی سازش میں شریک تھے کوئی ثبوت نہیں ہے۔

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

جہاد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کوئی حصّہ نہیں، محمود عبّاسی یزیدی کی بکواس ۔ (معاذ اللہ)

تحقیق مزید

بسلسلۂ

خلافت معاویہؓ و یزیدؒ

مؤلفہ

محمود احمد عباسی

شائع کردہ

الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مکان نمبر ۳، روڈ نمبر ۷، سب بلاک ۸، بلاک نمبر ۱، ناظم آباد

نزد مسجد قدوسیہ، کراچی ۷۴۶۰۰

فون نمبر: ۶۲۱۳۲۹

قیمت: ایک سو بیس روپے

۱۷۳

...علاق رکھتے تھے۔ ابتدائی زمانہ بعثت رسول اللہ میں ... تھے بعض صحابہ نے عرض کیا کہ علیؓ کو ارشاد فرمادیں کہ جواب دیں آپ نے فرمایا لیس عندک ذلک یعنی ان میں اس کا مادہ نہیں۔ سیرۃ ابن ہشام میں جو اشعار ان سے منسوب ہیں صاحب کتاب نے خود لکھ دیا ہے کہ فن شعر سے جو بھی واقفیت رکھتا ہے اس کا قائل نہیں کہ حضرت علیؓ کے یہ اشعار ہوں (سیرت ابن ہشام ص ۱۳۶ ج۲) ابو عبید اللہ المرزبانی مولف معجم الشعراء جو شیعوں میں شعر کا سب سے بڑا نقاد تھا دو رجزیہ بیتیں لکھ کر کہتا ہے لم یصح ان علیاً تکلم من الشعر بشیئی غیر بیتین یعنی یہ صحیح نہیں کہ علیؓ نے دو بیتوں کے سوائے کوئی شعر کہا ہو مگر لطف یہ ہے کہ منسوبہ دیوان میں یہ دو بیتیں بھی نہیں ہیں۔ زمانہ حال کے نقاد احمد تیمور مستفیم زادہ کا یہ مقولہ صحیح ہے کہ "دیوان علیؓ کے اشعار اصل مالکوں کے حوالے کر دئے جائیں تو دیوان علیؓ کی جیب خالی ہو جائے"[1]

جہاد افضل جہاد تو جہاد باللسان ہے یعنی زبان سے تبلیغ دین کی کرنا اس میں رسول اللہ صلعم کے بعد حضرت ابو بکرؓ ہیں جن کے ہاتھ پر اکابر صحابہ اسلام لائے ان کے بعد حضرت عمرؓ ہیں اس میں حضرت علیؓ کا حصہ بہت کم ہے پھر مال سے جہاد کرنا اس میں حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کا حصہ ہے اور زیادہ حضرت عثمانؓ کا حضرت علیؓ کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔ علامہ ابن حزم نے ایک قسم جہاد کی بوقت جنگ رائے و مشورہ کی بھی قرار دی ہے اور لکھا ہے کہ اس کو خالص ابو بکرؓ کے لئے پایا اس کے بعد عمرؓ کے لئے حضرت علیؓ کا اس میں بھی کوئی حصہ نہیں۔ چوتھی قسم جہاد کی نبرد آزمائی و نیزہ بازی و شمشیر زنی ہے اس کو وہ اس دلیل و برہان سے ادنیٰ جہاد قرار دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روئے زمین میں یقیناً سب انسانوں سے زیادہ بہادر و شجاع تھے اپنی ذات...

---

[1] حضرت علیؓ کے والد ابو طالب اور بڑے چچا زبیر دونوں شاعر تھے۔ ابو طالب کے ندیم و گہرے دوست مسافر بن ابو عمرو بن امیہ تھے وہ اموی خاندان کے اچھے شاعر تھے ایک سفر تجارت میں حیرہ گئے تھے وہیں انتقال کر گئے ابو طالب نے اپنے اموی دوست کا مرثیہ کہا تھا جو متعدد کتب میں درج ہے (کتاب نسب قریش ص ۱۳۳)

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزیدی ناصبی محمود عبّاسی کی بکواس: حضرت علی رضی اللہ عنہ جہاد سے بھاگنے والے تھے ۔ (معاذ اللہ)

۱۲۷

یہ ایک شیعی مصنف کا بیان ہے جو مودودی صاحب کا ماخذ بھی ہے اس سے علم ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ حضرت زبیرؓ اور حضرت طلحہؓ کو خلیفہ بننے کی خواہش الگ الگ مختلف گروہوں نے کی تھی، لیکن ان حضرات سے مایوس ہو کر انہوں نے سب کے اتفاق رائے سے جس شخص کی خدمت میں وفد بھیجا وہ اول حضرت سعدؓ تھے اور پھر حضرت ابن عمرؓ گویا باغی اور مفسد بھی یہ جانتے تھے کہ اس ماحول میں اگر کسی شخص پر اجماع ہو سکتا تھا تو وہ حضرت سعدؓ کی ذات تھی اور ان کے بعد حضرت ابن عمرؓ کی۔ مودودی صاحب کا یہ قول باطل ہے کہ حضرت علیؓ سب سے افضل تھے۔

عقد بیعت مودودی صاحب کا دعویٰ ہے (ص ۱۲۱) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دوسرے اہل مدینہ حضرت علیؓ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ یہ نظام کسی امیر کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا، لوگوں کے لئے ایک امام کا وجود ناگزیر ہے اور آج آپ کے سوا ہم کوئی ایسا شخص نہیں پاتے جو اس منصب کے لئے آپ سے زیادہ مستحق ہو نہ سابق خدمات کے اعتبار سے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کے اعتبار سے انہوں نے انکار کیا اور لوگ اصرار کرتے رہے۔"

یہ بیان بھی محض خیالی اور جذباتی ہے، اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسی خلاف واقعہ بات کیسے کہہ سکتے تھے۔ کیا انہیں معلوم نہ تھا کہ حضرت علیؓ کی جہادی خدمات صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک تھیں اور عہد رسالت کے ان جہادی معرکوں میں بھی وہ منفرد نہ تھے۔ دیگر صحابہ حضرت حمزہؓ حضرت سماک ابو دجانہ انصاریؓ حضرت زبیرؓ وغیرہم نے بڑھ بڑھ کر حصہ لیا تھا مسلمانوں پر بعد میں جو مصیبتیں آئیں اور جیسے قوی دشمنوں سے انہیں برسر پیکار ہونا پڑا، ان میں حضرت علیؓ نے کوئی حصہ نہیں لیا حالانکہ ان کی جوانی کا عالم تھا عہد رسالت کے بعد کسی ایک جہاد میں بھی ان کا نام نہیں ملتا برخلاف اس کے حضرت سعدؓ اور حضرت زبیرؓ حضرت خالد بن ولیدؓ سیف اللہ نے وہ کارہائے نمایاں انجام دئے کہ رہتی دنیا تک یہ امت ان پر فخر کرے گی اور ان کی احسان مند رہے گی بلکہ حضرت سعدؓ اور حضرت زبیرؓ کی موجودگی میں نہ سابق خدمات کا ذکر کیا جا سکتا تھا اور نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم...

تبصرۂ محمودی

بر

ہفوات مودودی

حصہ اوّل

اسلامی سیاسی نظام بعہد عثمانؓ، علیؓ و معاویہؓ و دیگر خلفاء رضی اللہ عنہم اجمعین

(نظر ثانی ایڈیشن)

محمود احمد عباسی

ناشر مکتبہ محمود ۱/۳۵ بی ایریا، لیاقت آباد کراچی

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کھلی توہین وفضائل کا انکار

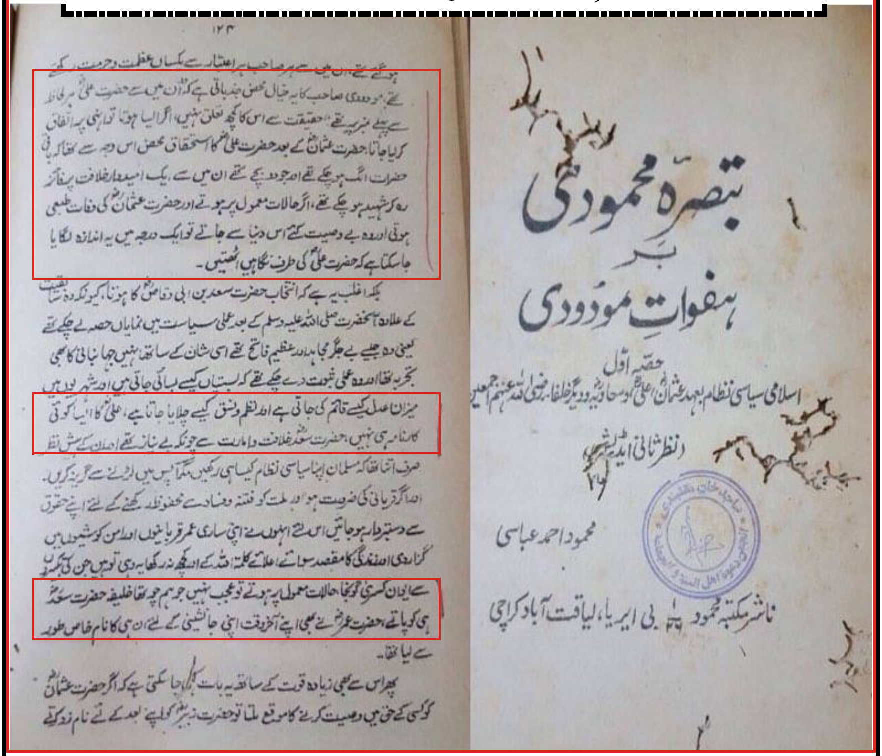

تبصرۂ محمودی
بر
ہفواتِ مودودی

حصہ اوّل

اسلامی سیاسی نظام بعہد عثمانؓ، علیؓ و معاویہؓ و دیگر خلفاء رضی اللہ عنہم اجمعین

(نظر ثانی ایڈیشن)

محمود احمد عباسی

ناشر مکتبہ محمود ۱/۲۹ بی ایریا، لیاقت آباد کراچی

١٢٤

ہوگئے تھے ان میں سے ہر صاحب ہر اعتبار سے یکساں عظمت وحرمت رکھتے تھے، مودودی صاحب کا یہ خیال محض جذباتی ہے کہ "ان میں سے حضرت علیؓ ہر لحاظ سے پہلے نمبر پر تھے" حقیقت سے اس کا کچھ تعلق نہیں، اگر ایسا ہوتا تو انہی پر اتفاق کرلیا جاتا، حضرت عثمانؓ کے بعد حضرت علیؓ کا استحقاق محض اس وجہ سے تھا کہ باقی حضرات الگ ہوچکے تھے اور جو دو بچے تھے ان میں سے ایک امیدوار خلافت پر فائز رہ کر شہید ہوچکے تھے، اگر حالات معمول پر ہوتے اور حضرت عثمانؓ کی وفات طبعی ہوتی اور وہ بے وصیت کئے اس دنیا سے جاتے تو ایک درجہ میں یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت علیؓ کی طرف نگاہیں اُٹھتیں۔

بلکہ اغلب یہ ہے کہ انتخاب حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا ہوتا، کیونکہ وہ سابقیت کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عملی سیاست میں نمایاں حصہ لے چکے تھے یعنی وہ جیسے بے جگر مجاہد اور عظیم فاتح تھے اسی شان کے ساتھ انہیں جہانبانی کا بھی تجربہ تھا اور وہ عملی ثبوت دے چکے تھے کہ بستیاں کیسے بسائی جاتی ہیں اور شہریوں میں میزان عدل کیسے قائم کی جاتی ہے اور نظم ونسق کیسے چلایا جاتا ہے، علیؓ کا ایسا کوئی کارنامہ ہی نہیں، حضرت سعدؓ خلافت وامارت سے چونکہ بے نیاز تھے اور ان کے پیش نظر صرف اتنا تھا کہ مسلمان اپنا سیاسی نظام کیسا ہی رکھیں مگر آپس میں لڑنے سے گریز کریں۔ اور اگر قربانی کی ضرورت ہو اور ملت کو فتنہ وفساد سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنے حقوق سے دستبردار ہوجائیں اس لئے انہوں نے اپنی ساری عمر قربانیوں اور امن کوششوں میں گزاردی اور زندگی کا مقصد سوائے اعلائے کلمۃ اللہ کے اور کچھ نہ رکھا یہ دی تو ہیں جن کی تکبیروں سے ایوان کسریٰ گونجا، حالات معمول پر ہوتے تو عجب نہیں جو ہم چوتھا خلیفہ حضرت سعدؓ ہی کو پاتے، حضرت عمرؓ نے بھی اپنے آخر وقت اپنی جانشینی کے لئے ان ہی کا نام خاص طور سے لیا تھا۔

پھر اس سے بھی زیادہ قوت کے ساتھ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اگر حضرت عثمانؓ کو کسی کے حق میں وصیت کرنے کا موقع ملتا تو حضرت زبیرؓ کو اپنے بعد کے لئے نامزد کرتے

بابِ دوّم

یزید کے متعلّق اکابر علماء کے حوالہ جات

علّامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک پوری کتاب یزید پر لعنت کے جواز میں لکھی

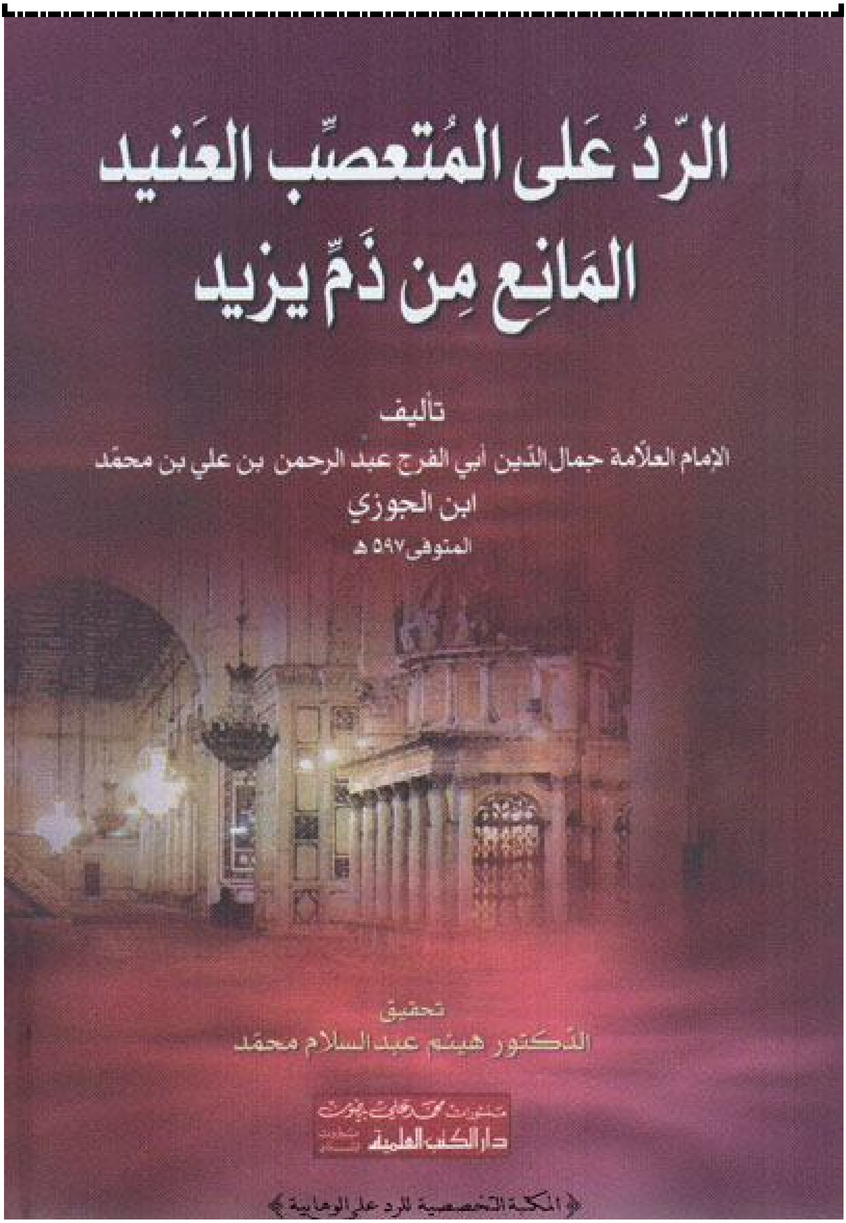

یزید پلید کے فاسق و فاجر ہونے پر اجماع ہے اور یزید پر لعنت بھیجنا جائز ہے

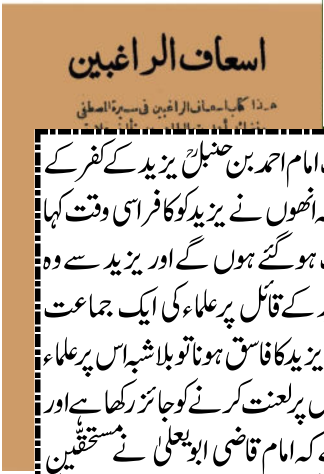

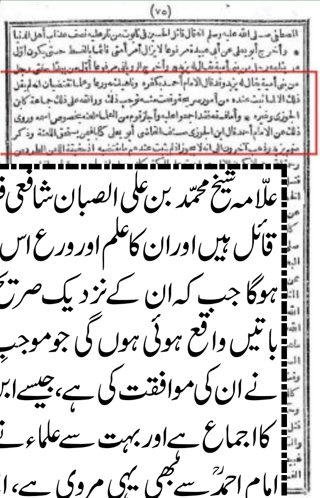

علّامہ شیخ محمّد بن علی الصبان شافعی فرماتے ہیں: بے شک امام احمد بن حنبلؒ یزید کے کفر کے قائل ہیں اور ان کا علم اور ورع اس بات کا متقاضی ہے کہ انھوں نے یزید کو کافر اسی وقت کہا ہوگا جب کہ ان کے نزدیک صریح طور پر وہ امور ثابت ہوگئے ہوں گے اور یزید سے وہ باتیں واقع ہوئی ہوں گی جو موجبِ کفر ہیں اور کفرِ یزید کے قائل پر علماء کی ایک جماعت نے ان کی موافقت کی ہے، جیسے ابن جوزی وغیرہ۔ اور رہا یزید کا فاسق ہونا تو بلاشبہ اس پر علماء کا اجماع ہے اور بہت سے علماء نے تو یزید کا نام لے کر اس پر لعنت کرنے کو جائز رکھا ہے اور امام احمدؒ سے بھی یہی مروی ہے، ابن جوزیؒ نے کہا ہے کہ امام قاضی ابویعلیٰ نے مستحقّینِ لعنت کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے اُن میں یزید کا بھی ذکر ہے۔

یزید کی محبت اور شیخ ابن تیمیہؒ

جو شخص اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی یزید کی محبّت اختیار نہیں کرسکتا۔

(فتاویٰ ابن تیمیہ: ۴/ ۵۵۴)

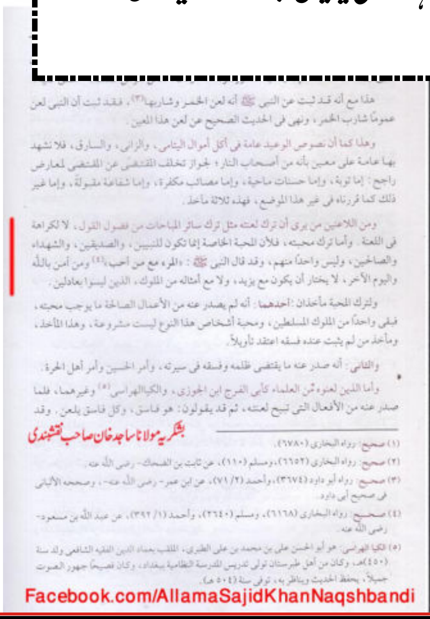

هذا مع أنه قد ثبت عن النبي ﷺ أنه لعن الخمر وشاربها[٣]. فقد ثبت أن النبي لعن عموماً شارب الخمر، ونهى في الحديث الصحيح عن لعن هذا المعين.

وهذا كما أن نصوص الوعيد عامة في أكل أموال اليتامى، والزاني، والسارق، فلا نشهد بها عامة على معين بأنه من أصحاب النار؛ لجواز تخلف المقتضى عن المقتضي لمعارض راجح: إما توبة، وإما حسنات ماحية، وإما مصائب مكفرة، وإما شفاعة مقبولة، وإما غير ذلك كما قررناه في غير هذا الموضع، فهذه ثلاثة مآخذ.

ومن اللاعنين من يرى أن ترك لعنته مثل ترك سائر المباحات من فضول القول، لا لكراهة في اللعنة. وأما ترك محبته، فلأن المحبة الخاصة إنما تكون للنبيين، والصديقين، والشهداء والصالحين، وليس واحداً منهم، وقد قال النبي ﷺ: «المرء مع من أحب»[٤] ومن آمن بالله واليوم الآخر، لا يختار أن يكون مع يزيد، ولا مع أمثاله من الملوك، الذين ليسوا بعادلين.

ولترك المحبة مأخذان: أحدهما: أنه لم يصدر عنه من الأعمال الصالحة ما يوجب محبته، فبقي واحداً من الملوك المسلطين، ومحبة أشخاص هذا النوع ليست مشروعة، وهذا المأخذ، ومأخذ من لم يثبت عنده فسقه اعتقد تأويلاً.

والثاني: أنه صدر عنه ما يقتضي ظلمه وفسقه في سيرته، وأمر الحسين وأمر أهل الحرة.

وأما الذين لعنوه من العلماء كأبي الفرج ابن الجوزي، والكيا الهراسي[٥] وغيرهما، فلما صدر عنه من الأفعال التي تبيح لعنته، ثم قد يقولون: هو فاسق، وكل فاسق يلعن. وقد

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

(١) صحيح: رواه البخاري (٦٧٨٠).
(٢) صحيح: رواه البخاري (٦٦٥٢)، ومسلم (١١٠)، عن ثابت بن الضحاك - رضي الله عنه.
(٣) صحيح: رواه أبو داود (٣٦٧٤)، وأحمد (٢/ ٧١)، عن ابن عمر - رضي الله عنه -، وصححه الألباني في صحيح أبي داود.
(٤) صحيح: رواه البخاري (٦١٦٨)، ومسلم (٢٦٤٠)، وأحمد (١/ ٣٩٢)، عن عبد الله بن مسعود - رضي الله عنه.
(٥) الكيا الهراسي: هو أبو الحسن علي بن محمد بن علي الطبري، الملقب بعماد الدين الفقيه الشافعي ولد سنة (٤٥٠هـ)، وكان من أهل طبرستان تولى تدريس المدرسة النظامية ببغداد، وكان فصيحاً جهور الصوت جميلاً، يحفظ الحديث ويناظر به، توفي سنة (٥٠٤ هـ).

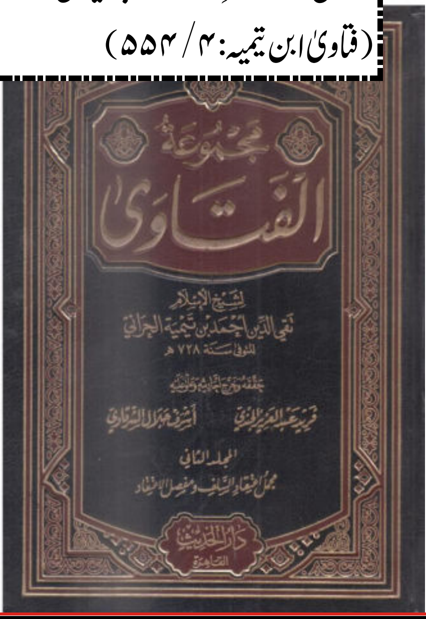

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

اہل السنّۃ والجماعۃ کے عقیدہ کی کتاب جو کہ درسِ نظامی میں شامل ہے شرح عقائد نسفیہ، اس میں واضح لکھا ہوا ہے کہ اللہ لعنت کرے یزید اور اس کے حمایتی (یزیدیوں پر)۔

یزید پلید ہے، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سمیت کئی علماء اس پر لعنت کرتے ہیں۔
(فتاویٰ عزیزی: صفحہ نمبر ۲۴۸، از شاہ عبدالعزیز محدّث دہلویؒ)

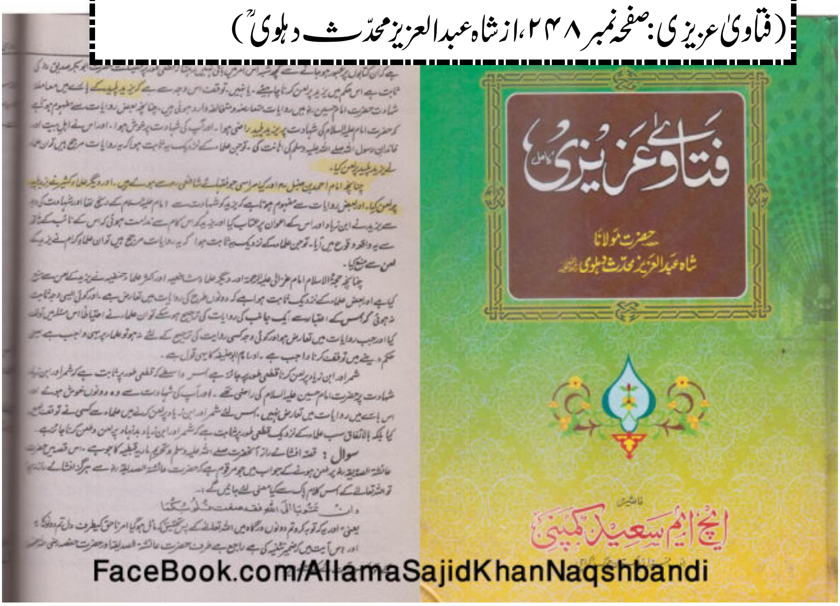

شیعوں کے خلاف سب سے مایہ ناز کتاب میں شاہ صاحبؒ نے یزید کو خبیث لکھا ہے۔

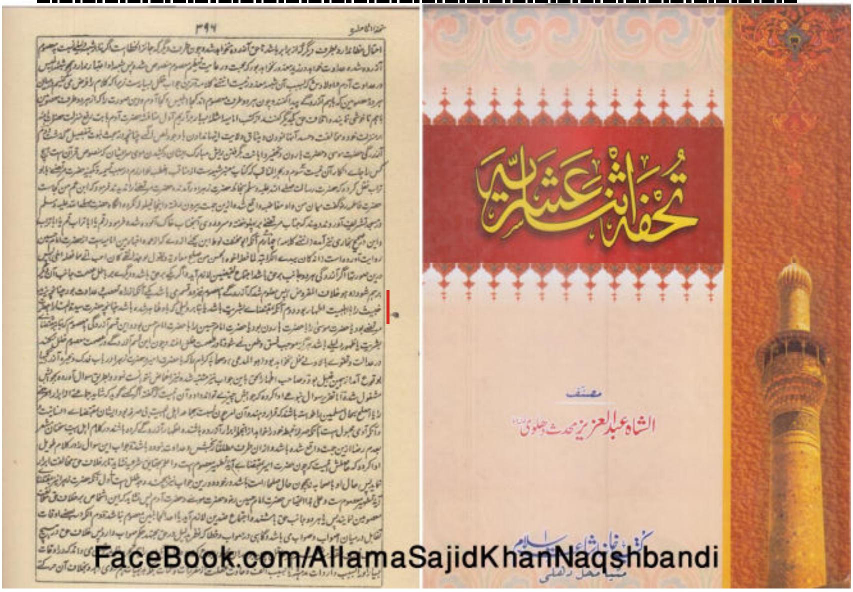

یزید شرابی تھا

الشعر، شديد الأُدمة، بوجهه أثرُ جُدريّ. فقال الناس: هذا الأعرابي الذي ولي أمر الأُمّة! فدخل على باب تُوما، وسار إلى باب الصَّغير، فنزل إلى قبر معاوية، فوقف عليه وصفّنا خلفه وكبّر أربعاً، ثم أُتي ببغلة، فأتى الخَضْراء(١)، وأتى الناسُ لصلاة الظُّهر، فخرج وقد تغسّلَ ولبس ثياباً نقيّة، فصلّى وجلسَ على المنبر، وخطبَ وقال: إنَّ أبي كان يُغْزِيكُمُ البحْرَ، ولستُ حامِلكُمْ في البحر، وإنّه كان يُشتيكم بأرض الرُّوم، فلستُ أُشتي المسلمين في أرض العدُوّ، وكان يُخْرِج العطاء أثلاثاً وإنِي أجمعهُ لكم. فافترقوا يُثْنون عليه.

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

... يقول على المنبر: إنَّ الله لا يؤاخذ عامّةً بخاصةٍ إلاّ أنْ يظهر منكرٌ فلا يُغيَّر، فيُؤاخِذ الكُلَّ، وقيل: قام إليه ابن همّام فقال: أُجِرْكَ الله يا أمير المؤمنين على الرَّزِيَّة، وبارك لَكَ في العطيَّة، وأعانك على الرعيَّة، فقد رُزِئت عظيماً، وأُعْطيت جزيلاً، فاصبِرْ واشكُر، فقد أصبحت ترعى الأمّة، واللهُ يرعاك.

وعن زياد الحارثيِّ قال: سقاني يزيد شراباً ما ذقتُ مثله، فقلت: يا أمير المؤمنين لَمْ أُسَلْسِلْ مثل هذا. قال: هذا رُمّانُ حُلْوان، بِعَسَل أصْبهان، بِسُكَّر الأهْواز، بزبيب الطائف، بماء بَرَدَى.

وعن محمد بن أحمد بن مِسمع قال: سَكِرَ يزيد، فقام يرقصُ، فسقط على رأسه فانشقَّ وبدا دماغُه.

قلت: كان قويّاً شجاعاً، ذا رأيٍ وحَزْمٍ، وفِطنة، وفصاحة، وله شعر جيِّد وكان ناصِبيّاً(٢)، فظّاً، غليظاً، جِلْفاً. يتناولُ المُسْكِرَ، ويفعل المُنْكَر.

(١) انظر ص ١٦ تعليق (٤).
(٢) من «الناصبة» وهم المنافقون المتديِّنون ببغضة عليٍّ رضي الله عنه، سموا بذلك لأنهم نصبوا له وعادوه.

٣٧

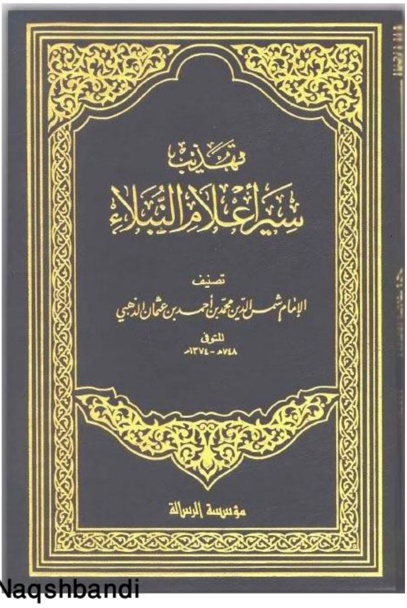

FaceBook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

میں یزید خبیث پر لعنت کا قائل ہوں، (علّامہ آلوسیؒ)

يعنى أنه قتل بمن قتله رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يوم بدر كجده عتبة وخاله ولد عتبة وغيرهما وهذا كفر صريح فاذا صح عنه فقد كفر به ومثله تمثله بقول عبد الله بن الزبعرى قبل اسلامه . ليت أشياخى . الأبيات ، وأفتى الغزالى عفا الله عنه بحرمة لعنه وتعقب السفارينى من الحنابلة نقل البرزنجى والهيثمى السابق عن أحمد رحمه الله تعالى فقال: المحفوظ عن الامام أحمد خلاف مانقلا، ففى الفروع مانصه ومن أصحابنا من أخرج الحجاج عن الاسلام فيتوجه عليه يزيد ونحوه ونص أحمد خلاف ذلك وعليه الأصحاب، ولا يجوز التخصيص باللعنة خلافاً لأبى الحسين. وابن الجوزى. وغيرهما ، وقال شيخ الاسلام : يعنى والله تعالى أعلم ابن تيمية ظاهر كلام أحمد الكراهة، قلت : والمختار ماذهب اليه ابن الجوزى . وأبو حسين القاضى. ومن وافقهما انتهى كلام السفارينى . وأبو بكر بن العربى المالكى عليه من الله تعالى مايستحق أعظم الفرية فزعم أن الحسين قتل بسيف جده صلى الله تعالى عليه وسلم وله من الجهلة موافقون على ذلك (كبرت كلمة تخرج من أفواههم إن يقولون إلا كذبا).

شکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

قال ابن الجوزى: عليه الرحمة فى كتابه السر المصون من الاعتقادات العامة التى غلبت على جماعة منتسبين إلى السنة أن يقولوا: ان يزيد كان على الصواب وأن الحسين رضى الله تعالى عنه أخطأ فى الخروج عليه ولو نظروا فى السير لعلموا كيف عقدت له البيعة وألزم الناس بها ولقد فعل فى ذلك كل قبيح ثم لو قدرنا صحة عقد البيعة فقد بدت منه بوادر كلها توجب فسخ العقد ولا يميل إلى ذلك إلا كل جاهل عامى المذهب يظن أنه يغيظ بذلك الرافضة . هذا ويعلم من جميع ماذكره اختلاف الناس فى أمره فمنهم من يقول: هو مسلم عاص بما صدر منه مع العترة الطاهرة لكن لا يجوز لعنه، ومنهم من يقول: هو كذلك ويجوز لعنه مع الكراهة أو بدونها ومنهم من يقول: هو كافر ملعون، ومنهم من يقول: إنه لم يعص بذلك ولا يجوز لعنه وقائل هذا ينبغى أن ينظم فى سلسلة أنصار يزيد وأنا أقول: الذى يغلب على ظنى أن الخبيث لم يكن مصدقاً برسالة النبى صلى الله تعالى عليه وسلم وأن مجموع مافعل مع أهل حرم الله تعالى وأهل حرم نبيه عليه الصلاة والسلام وعترته الطيبين الطاهرين فى الحياة وبعد الممات وماصدر منه من المخازى ليس بأضعف دلالة على عدم تصديقه من إلقاء ورقة من المصحف الشريف فى قذر، ولا أظن أن امره كان خافيا على أجلة المسلمين إذ ذاك ولكن كانوا مغلوبين مقهورين لم يسعهم الا الصبر ليقضى الله أمرا كان مفعولا ، ولو سلم أن الخبيث كان مسلما فهو مسلم جمع من الكبائر مالا يحيط به نطاق البيان ، وأنا أذهب إلى جواز لعن مثله على التعيين ولو لم يتصور أن يكون له مثل من الفاسقين ، والظاهر أنه لم يتب ، واحتمال توبته أضعف من إيمانه ، ويلحق به ابن زياد . وابن سعد . وجماعة فلعنة الله عز وجل عليهم أجمعين ، وعلى أنصارهم وأعوانهم وشيعتهم ومن مال اليهم إلى يوم الدين مادمعت عين على أبى عبد الله الحسين ، ويعجبنى قول شاعر العصر ذو الفضل الجلى عبد الباقى افندى العمرى الموصلى وقد سئل عن لعن يزيد اللعين :

يزيد على لعنى عريض جنابه فاغدو به طول المدى ألعن اللعنا

ومن كان يخشى القال والقيل من التصريح بلعن ذلك الضليل فليقل: لعن الله عز وجل من رضى بقتل

(م – ۱۰ – ج – ۲٦ – تفسير روح المعانى)

Facebook.com/allamasajidkhannaqshbandi

یزید شرابی تھا اور منکرات کا مرتکب تھا، (علّامہ ذہبیؒ)

...هم كانا في قصر
العرصة، فأتيهما مسلم بالأمان، ثم قتلهما، وقال لمحمد: أنت الوافد على أمير المؤمنين[1]، فوصلك وأحسن جائزتك، ثم تشهد عليه بالشُّرْب.

وقيل: بل قال له: تبايعُ أميرَ المؤمنين على أنك عبدٌ قِنٌّ، إن شاء أعتقك، وإن شاء استرقّك، قال: بل أبايع على أنّي ابن عمٍّ لئيمٍ، فقال: إضربوا عنقه.

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

وروى ... قال: قُتل يوم الحرّة من حَمَلَةَ القرآن سبعمائة.

قلت: ولما فعل يزيد بأهل المدينة ما فعل، وقتل الحسين وإخوته وآله، وشرب يزيد الخمر، وارتكب أشياء مُنكرةً، بغضه الناس، وخرج عليه غيرُ واحد، ولم يبارك الله في عمره، فخرج عليه أبو بلال مرداس بن أديَّة[2] الحنظلي.

قال ثابت البُنَاني: فوجّه عبيد الله بن زياد جيشاً لحربه، فيهم عبد الله ابن رباح الأنصاري، فقتله أبو بلال.

وقال غيره: وجّه عبيد الله بن زياد أيضاً عَبّاد بن أخضر في أربعة آلاف، فقاتلوا أبا بلال في سواد ميسان، ثم قُتل عبّاد غيلةً.

وقال يونس بن عُبَيد: خرج أبو بلال أحدُ بني ربيعة بن حنظلة في أربعين رجلاً، فلم يقاتل أحداً، لم يعرض للسبيل، ولا سأل، حتى نفذ زادهم ونفقاتهم، حتى صاروا يسألون. فبعث عبيد الله لقتالهم جيشاً، عليهم عبد الله بن حصن الثعلبي، فهزموا أصحابه، ثم بعث عليهم عبّاد بن أخضر، فقتلهم أجمعين[3].

(١) سيأتي في الجزء الخامس في ترجمة (يزيد بن معاوية) أن نوفل بن أبي الفرات قال: كنت عند عمر بن عبد العزيز، فذكر رجل يزيد فقال: قال أمير المؤمنين يزيد بن معاوية، فقال: تقول أمير المؤمنين! وأمر به فضُرب عشرين سوطاً.

(٢) هذا ما في تاريخ الطبري ٥/٣١٣، وفي الأصل «أذنه».

(٣) تاريخ خليفة ٢٥٦.

٣٠

vol5

FaceBook.com/AllamaSajidkhannaqshbandi

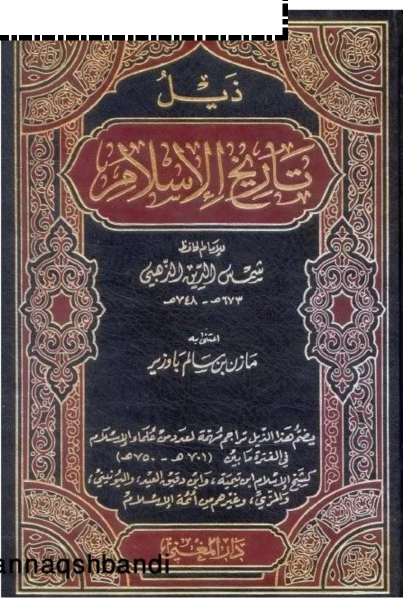

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یزید نے مدینہ میں اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کیا۔

٨٤٤ ـ قرىء على عبد الله بن أحمد وأنا أسمع قال: حدثني أبي قال: ثنا أبو بكر بن عياش قال: لم يبايع ابن الزبير ولا حسين ولا ابن عمر ليزيد بن معاوية . في حياة معاوية فتركهم معاوية[1].

٨٤٥ ـ أخبرني محمد بن علي قال: ثنا مهنى قال: سألت أحمد عن يزيد بن معاوية/ بن أبي سفيان قال: هو فعل بالمدينة ما فعل؟ قلت: وما فعل؟ قال: قتل بالمدينة من أصحاب النبي ﷺ[2] وفعل، قلت: وما فعل؟ قال: نهبها، قلت: فيذكر عنه الحديث؟ قال: لا يذكر عنه الحديث ولا ينبغي لأحد أن يكتب عنه حديثاً[3]، قلت لأحمد: ومن كان معه بالمدينة حين فعل ما فعل؟ قال: أهل الشام؟ قلت له: وأهل مصر، قال: لا إنما كان أهل مصر معهم[4] في أمر عثمان رحمه الله[5]. [٨٣/أ]

(١) رواته ثقات غير أنه مرسل . وذكر ابن كثير ما يؤيد هذا وهو أن يزيد بن معاوية بعد أن تولى الخلافة كتب إلى أمير المدينة ـ الوليد بن عتبة بن أبي سفيان ـ وقال: أما بعد فخذ حسيناً وعبد الله بن عمر وعبد الله بن الزبير بالبيعة أخذاً شديداً ليست فيه رخصة حتى يبايعوا والسلام . البداية ﷺالنهاية: ١٤٦/٨ .

(٢) يقصد في وقعة الحرة .

(٣) في الأصل: حديث .

(٤) أي مع الخوارج الذين سعوا في قتل عثمان وتقدم بيان ذلك في خلافة عثمان وهؤلاء لم يكن معهم من أهل الشام أحد، والله أعلم .

(٥) إسناده صحيح، وقد ذكر ابن تيمية رحمه الله هذا القول إلى: لا يذكر عنه الحديث، قلت وقد اختلف الناس في يزيد هو مؤمن أو كافر؟
قال ابن تيمية: افترق الناس في يزيد بن معاوية، ثلاث فرق طرفان ووسط:
الطرف الأول: أنه كان كافراً منافقاً وأنه سعى في قتل سبط رسول الله ﷺ. تشفياً من رسول الله ﷺ وأخذاً بثأر جده عتبة . . .
الطرف الثاني: يظنون أنه كان رجلاً صالحاً وإماماً عدلاً وأنه كان من الصحابة الذين ولدوا على عهد النبي ﷺ وحملة على يديه وربما فضله بعضهم على أبي بكر وعمر . . . وهو قول غالية العدوية .
الثالث: وهو الوسط: أنه كان ملكاً من ملوك المسلمين له حسنات وله سيئات ولم =

٥٢٠

السُّنَّة

لأبي بكر أحمد بن محمد
ابن هارون بن يزيد الخلال
المتوفى سنة ٣١١ هـ

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

(١ - ٣)

دراسة وتحقيق
الدكتور عطية الزهراني

دار الراية
للنشر والتوزيع

Facebook.com/AllamaSajidkhanNaqshbandi

یزید لعنتی تھا، صحابہ نے یزید جیسے فاسق کے ساتھ غزوات کیے۔

(علّامہ جصّاص ؒ)

أحكام القرآن

تأليف

الإمام حجة الإسلام

أبي بكر أحمد بن علي الرازي الجصاص

المتوفى سنة ٣٧٠ هـ

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

ضبط نصه وخرج آياته

عبد السلام محمد علي شاهين

الجزء الثالث

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

١٥٤

موضع ... مثل الاشتغال بصلاة الظهر في آخر وقتها هو أولى من تعلُّم عِلْم الدين في تلك الحال إذ كان الفرض قد تعين عليه في هذا الوقت، فإن قام بفرض الجهاد من فيه كفاية وغنى فقد عاد فرض الجهاد إلى حكم الكفاية كتعلم العلم؛ إلا أن الاشتغال بالعلم في هذه الحال أولى وأفضل من الجهاد لما قدمنا من علوّ مرتبة العلم على مرتبة الجهاد، فإن ثبات الجهاد بثبات العلم وإنه فرع له ومبنيّ عليه.

مطلب: يجوز الجهاد وإن كان أمير الجيش فاسقاً

فإن قيل: هل يجوز الجهاد مع الفساق؟ قيل له: إن كل أحد من المجاهدين فإنما يقوم بفرض نفسه، فجائز له أن يجاهد الكفار وإن كان أمير الجيش وجنوده فساقاً. وقد كان أصحاب النبي ﷺ يغزون بعد الخلفاء الأربعة مع الأمراء الفساق، وغزا أبو أيوب الأنصاري مع يزيد اللعين، وقد ذكرنا حديث أبي أيوب أنه لم يتخلف عن غزاة للمسلمين إلا عاماً واحداً فإنه استعمل على الجيش رجل شاب ثم قال بعد ذلك: وما عليّ من استعمل عليّ؟ فكان يقول: قال الله تعالى: ﴿انْفِرُوا خِفَافاً وَثِقَالاً﴾ فلا أجدني إلا خفيفاً أو ثقيلاً. فدل على أن الجهاد واجب مع الفساق كوجوبه مع العدول، وسائر الآي الموجبة لفرض الجهاد لم يفرق بين فعله مع الفساق ومع العدول الصالحين. وأيضاً فإن الفسّاق إذا جاهدوا فهم مطيعون في ذلك كما هم مطيعون لله في الصلاة والصيام وغير ذلك من شرائع الإسلام. وأيضاً فإن الجهاد ضَرْبٌ من الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ولو رأينا فاسقاً يأمر بمعروف وينْهى عن منكر كان علينا معاونته على ذلك، فكذلك الجهاد، فالله تعالى لم يخصّ بفرض الجهاد العدول دون الفساق؛ فإذا كان الفرض عليهم واحداً لم يختلف حكم الجهاد مع العدول ومع الفساق.

مطلب: في وجوب الاستعداد للجهاد

قوله تعالى: ﴿وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً﴾ العدة ما يُعِدُّه الإنسان ويهيئه لما يفعله في المستقبل، وهو نظير الأهبة؛ وهذا يدل على وجوب الاستعداد للجهاد قبل وقت وقوعه، وهو كقوله: ﴿وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل﴾ [الأنفال: ٦٠].

وقوله تعالى: ﴿وَلَكِنْ كَرِهَ اللهُ انْبِعَاثَهُمْ﴾، يعني خروجهم؛ لأن خروجهم كان يقع على وجه الفساد وتخذيل المسلمين وتخويفهم من العدو والتضريب بينهم، والخروج

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshabandi

یزید اس لائق نہیں کہ اس سے کوئی روایت لی جائے۔

(علّامہ عسقلانی ؒ)

٧٨٢٩ مد — يزيد بن معاوية بن أبي سفيان الأموي، أبو خالد، ولي الخلافة سنة ستين، ومات (قبل المائة) سنة أربع [وستين][1]، ولم يكمل الأربعين، [ليس][2] بأهل أن يروى عنه، من الثالثة.

٧٨٣٠ تمييز — يزيد بن معاوية الكوفي، أبو شيبة، لا بأس به، من الثامنة.

٧٨٣١ تمييز — يزيد بن معاوية البكائي، بفتح الموحدة وتشديد الكاف وبالمد، قيل: له صحبة.

٧٨٣٢ ق — يزيد بن مغلس بن عبد الله الباهلي، أبو خالد البصري، لين الحديث، من التاسعة.

٧٨٣٣ بخ دس ق — يزيد بن ... ، صدوق، أخطأ عبد الحق في تضعيفه، من الخامسة.

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

٧٨٣٤ ق — يزيد بن مقسم الثقفي مولاهم، الطائفي، ويعرف بابن ضبة، وهي أمه، مقبول، من الخامسة.

٧٨٣٥ هـ — يزيد بن مكرز، في أيوب بن عبد الله [٦٢٢]، (كذا قال، وليس له ذكر في ترجمة أيوب، ويزيد بن مكرز، من أهل الشام، مجهول، من الثالثة)[3].

٧٨٣٦ قدت — يزيد بن أبي منصور الأزدي، أبو روح البصري، لا بأس به، من الخامسة، ووهم من ذكره في الصحابة.

٧٨٣٧ س — يزيد بن مهران الأسدي، أبو خالد [الخبّاز][4] الكوفي، صدوق، من العاشرة، مات سنة تسع وعشرين.

(١) زيادة من «ح» و«ه» و«ب» و«م» و«هـ» و«هد».
(٢) كذا في «المخطوطة». وفي أكثر النسخ المطبوعة: «وليس».
(٣) راجع «تحقيق المسند» للشيخ أحمد شاكر: (١٥/١٧) حديث ٧٨٨٧.
(٤) في «ق»: «الخياط»، وهو خطأ.

١٠٨٣

تقريب التهذيب

تأليف

الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

٧٧٣ - ٨٥٢ هجرية

مع الترضيح والإضافة من كلام الحافظين المزي وابن حجر أو من مأخذهم

حققه وعلق عليه ووضع ذيله

أبو الأشبال صغير أحمد شاغف الباكستاني

تقديم

بكر بن عبد الله أبو زيد

دار العاصمة
للنشر والتوزيع

شراب خور یزید علامہ سیوطیؒ کی زبانی

وأخرج أبو يعلى في «مسنده» بسند ضعيف عن أبي عبيدة قال: قال النبي ﷺ: «لا يزال أمر أمتي قائماً بالقسط، حتى يكون أول من يثلمه رجل من بني أمية يقال له: يزيد».

وقال نوفل بن أبي الفرات: كنت عند عمر بن عبدالعزيز، فذكر رجل يزيد، فقال: قال أمير المؤمنين يزيد بن معاوية، فقال: تقول أمير المؤمنين؟ وأمر به فضرب عشرين سوطاً.

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

وفي سنة ثلاث وستين بلغه أن أهل المدينة خرجوا عليه وخلعوه، فأرسل إليهم جيشاً كثيفاً وأمرهم بقتالهم ثم المسير إلى مكة لقتال ابن الزبير، فجاؤوا وكانت وقعة الحرة على باب طيبة، وما أدراك ما وقعة الحرة؟ ذكرها الحسن مرة فقال: والله ما كاد ينجو منهم أحد، قتل فيها خلق من الصحابة - رضي الله عنهم - ومن غيرهم، ونهبت المدينة، وافتُضَّ فيها ألف عذراء، فإنا لله وإنا إليه راجعون! قال ﷺ: «من أخاف أهل المدينة أخافه الله، وعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين» رواه مسلم [أحمد: (٤/٥٥، ٥٦)].

وكان سبب خلع أهل المدينة له أن يزيد أسرف في المعاصي، وأخرج الواقدي من طرق أن عبدالله بن حنظلة ابن الغسيل قال: والله ما خرجنا على يزيد حتى خفنا أن نُرمى بالحجارة من السماء، إنه رجل ينكح أمهات الأولاد والبنات والأخوات، ويشرب الخمر، ويدع الصلاة.

قال الذهبي: ولما فعل يزيد بأهل المدينة ما فعل - مع شربه الخمر وإتيانه المنكرات - اشتد عليه الناس، وخرج عليه غير واحد، ولم يبارك الله في عمره، وسار جيش الحرة إلى مكة لقتال ابن الزبير، فمات أمير الجيش بالطريق، فاستخلف عليهم أميراً، وأتوا مكة فحاصروا ابن الزبير، وقاتلوه ورموه بالمنجنيق، وذلك في صفر سنة أربع وستين، واحترقت من شرارة نيرانهم أستار الكعبة، وسقفها وقرنا الكبش الذي فدى الله به إسماعيل، وكانا في السقف، وأهلك الله يزيد في نصف شهر ربيع الأول من هذا العام، فجاء الخبر بوفاته والقتال مستمر، فنادى ابن الزبير: يا أهل الشام إن طاغيتكم قد هلك، فانفلوا وذلوا وتخطفهم الناس، ودعا ابن الزبير إلى بيعة نفسه، وتسمى بالخلافة، وأما أهل الشام فبايعوا معاوية بن يزيد، ولم تطل مدته كما سيأتي.

ومن شعر يزيد:

آبَ هذا الهمُّ فاكتنعا ... وأَمَرَّ النومَ فامتنعا
راعياً للنجم أرقُبُهُ ... فإذا ما كوكبٌ طلعا

١٦٧

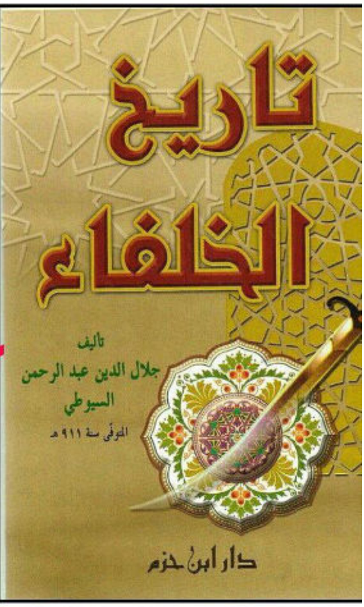

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshabandi

یزید اس لائق نہیں کہ اس سے روایت لی جائے

میزان الاعتدال
فی نقد الرجال

تألیف
أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي
المتوفى سنة ٧٤٨ هجرية

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

تحقيق
علي محمد البجاوي

المجلد الرابع

دار المعرفة
للطباعة والنشر
بيروت - لبنان

— ٤٤٠ —

٩٧٥٢ — يزيد بن مسهر . مجهول .

٩٧٥٣ — يزيد بن معاوية ، أبو شيبة . عن عطاء .
قال أبو حاتم : ليس بالقوى . وقال أبو زُرْعَة : صالح . [حدّث عنه سعيد بن منصور][(1)] .

٩٧٥٤ — يزيد بن معاوية بن أبي سفيان الأموى . رَوَى عن أبيه . وعنه ابنه خالد ، وعبد الملك بن مروان . مقدوحٌ في عدالته . ليس بأهلٍ أنْ يروى عنه . وقال أحمد بن حنبل : لا ينبغي أنْ يروى عنه .

٩٧٥٥ — يزيد بن مثلس الباهلي . عن مالك بن أنس ، وهشام بن سَعْد .
قال ابن حبان : لا تجوز الرواية عنه إلا اعتبارًا . حدّث عنه الفلاس .

٩٧٥٦ — يزيد بن المقدام [د ، س ، ق] بن شريح . عن أبيه .
قال النسائي : ليس به بأس . وقال أبو حاتم : يكتب حديثه . وضعّفه عبد الحق بلا حجّة .

٩٧٥٧ — يزيد[(2)] بن مهران الكوفي الخباز .
ضعّفه أبو داود .

٩٧٥٨ — يزيد بن ميمون . عن ابن سيرين . وعنه أبو سلمة التبوذكي . مجهول .

٩٧٥٩ — يزيد بن أبي نُشْبة [د] . تفرّد عنه جعفر بن بُرْقان ، حديثه : ثلاث من أصل الإيمان .

٩٧٦٠ — يزيد بن هرمز[(3)] المدني الفقيه . كذا سماه أبو حاتم . وقال : ليس بقوى .
قلت : هذا والد الفقيه عبد الله بن يزيد . يَرْوِي عن أبي هريرة ، وابن عباس . وعنه الزهري ، وجماعة .
وثّقه ابنُ معين ، وأبو زُرْعَة .

(١) ليس في س . (٢) هذه الترجمة ليست في س ، وهي في ن ، ل — عن الميزان .
(٣) ل : ابن أبي هرمز . والمثبت في س ، ذ ، والتهذيب .

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshabandi

یزید کے گندے افعال مشہور ہیں (اور اس بد بخت کے مقابلے میں) اہل بیت کی محبت واجب ہے شارح شرح عقائد علامہ عبدالعزیز پرہاروی رح

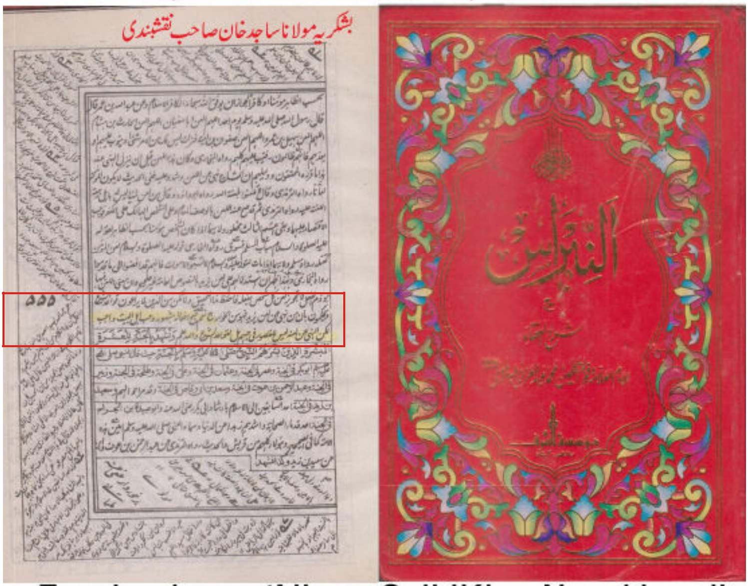

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید یزیدیوں کا گمراہ سردار صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

تاریخ ابن خلدون (حصہ دوم) ——— ۵۵۱ ——— خلافت معاویہ و آل مروان

لئے ہوئے ۲۶ محرم ۶۴ھ کو مکہ معظمہ پہنچ گیا۔ اہل مکہ کو یزید کی بیعت کے لئے طلب کیا' ان لوگوں نے اس سے انکار کیا اور لڑائی کی طرفین سے تیاریاں شروع ہو گئیں' عبداللہ بن زبیر کے ہاتھ پر اہل مکہ و حجاز نے بیعت کر لی تھی اور وہ لوگ بھی آ کر ان کے پاس جمع ہو گئے تھے جو واقعہ حرہ سے بھاگ کر آئے تھے اور کچھ لوگ بغرض امداد خوارج کی طرف سے آ گئے تھے۔ عبداللہ بن زبیر شامی لشکر سے مقابلہ کی غرض سے مکہ معظمہ سے باہر آئے' سب سے پہلے ان کے بھائی منذر بن زبیر نے میدان میں نکل کر شامیوں کو للکارا۔ لشکر شام سے ایک شخص نکل کر مقابلے پر آیا دو دو ہاتھ چلے شامی مارا گیا دوسرے تے جو بھی قدم آگے بڑھا تے منذر نے ایک تیر ایسا مارا کہ وہ بھی اپنی جگہ پر ٹھنڈا ہو گیا۔ لشکر شام نے یہ رنگ دیکھ کر فوراً حرکت کی اور جنگ مغلوبہ شروع کر دی' ایک طرف سے مسور بن مخرمہ و مصعب بن عبدالرحمٰن بن عوف بڑھ بڑھ کر حملے کرتے تھے دوسری جانب سے عبداللہ بن زبیر شامیوں کو روک رہے تھے۔ صبح سے شام تک لڑائی کا یہی انداز رہا' شام ہوتے ہی فریقین ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے' یہ واقعہ پہلے دن کے محاصرے کا ہے۔

یزید کا انتقال: اس کے بعد حصین بن نمیر نے کوہ ابوقبیس و قعیقعان پر منجنیقیں نصب کرائیں جو شب و روز خانہ کعبہ پر سنگباری کرتی تھی کوئی شخص طواف نہ کر سکتا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ ماہ محرم اور ربیع الاول تک اسی حالت سے گزر گیا۔ یہاں تک کہ ربیع الاول کی بھی تیسری تاریخ آ گئی شامیوں نے خانہ کعبہ پر آگ برسائی' چھت اور پردے جل کر راکھ ہو گئے۔ ہنوز لڑائی کا خاتمہ نہ ہوا تھا کہ یزید مر گیا اور اس کی موت کی خبر عبداللہ بن زبیر کو قبل اس کے کہ حصین بن نمیر کو معلوم ہو پہنچ گئی۔ عبداللہ بن زبیر نے پکار کر کہا "اے کم بختو! اے عدواللہ! اب تم کیوں لڑ رہے ہو تمہارا گمراہ سردار مر گیا"۔

عبداللہ بن زبیر اور حصین بن نمیر: حصین بن نمیر نے اس کو باور نہ کیا پھر جب اس کو یزید کی موت کی تصدیق ہو گئی تو عبداللہ بن زبیر کے پاس کہلا بھیجا کہ آج شب کو بطحاء میں ملنا' پس جب رات آئی تو ادھر سے عبداللہ بن زبیر اپنے چند ہمراہیوں کو لے کر نکلے اور ادھر سے حصین بن نمیر پھر دونوں اپنے اپنے ہمراہیوں کو چھوڑ کر ایک گوشہ کی طرف گئے۔

حصین بن نمیر: "اے عبداللہ بن زبیر تم زیادہ تر مستحق خلافت ہو آؤ ہم تمہاری بیعت کر لیں بعد ازاں ہم اور تم شام کو چلیں میں اہل شام کا سردار ہوں یہ لشکر جو میرے ساتھ ہے اس میں شام کے بڑے بڑے سردار ہیں' واللہ میری بیعت کر لینے سے ایک آدمی بھی اختلاف نہ کریں گے اور میرے اور تمہارے مل جانے سے خوں ریزی کا دروازہ بند ہو جائے گا لوگ امن و چین سے بسر کریں گے"۔

عبداللہ بن زبیر: "(بلند آواز سے) میں ایسا ہرگز نہ کروں گا مجھے اس شخص پر کیسے بھروسہ ہو سکتا ہے جس سے لوگ خائف ہوں اور جس نے بیت اللہ کو جلا دیا ہو اور جس نے اس کی حرمت کا لحاظ نہ کیا ہو"۔

حصین بن نمیر: "تم ضرور میرے کہنے پر عمل کرو تمہارا اس میں فائدہ ہے"۔

یزید بن معاویہ کا مقام حوارین سرزمین شام میں ۱۴ تاریخ ربیع الاول ۶۴ھ کو ۳۸ سال انتقال ہوا تین برس چھ مہینے اس کی حکومت رہی ...

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید کو امیر المومنین کہنے والوں کو عمر بن عبدالعزیزؒ نے بیس (۲۰) کوڑے لگوائے۔

الى الكوفة وارسل ابن عمه مسلم بن عقيل بن ابي طالب ليبايع له بها فقتله عبيدالله بن زياد وارسل الجيوش الى الحسين فقتل كما تقدم في ترجمته سنة احدى وستين ثم خرج اهل المدينة على يزيد وخلعوه في سنة ثلاث وستين فارسل اليهم مسلم بن عقبة المرى وامره ان يستبيح المدينة ثلاثة ايام وان يبايعهم على انهم خول وعبيد ليزيد فاذا فرغ منها نهض الى مكة لحرب ابن الزبير ففعل بها مسلم الافاعيل القبيحة وقتل بها خلقا من الصحابة وابنائهم وخيار التابعين [illegible] الى مكة فاخذه الله تعالى قبل وصوله واستخلف على الجيش حصين بن نمير السكوني فحاصروا ابن الزبير ونصبوا على الكعبة المنجنيق فادى ذلك الى وهي اركانها ووهي بنائها ثم احرقت وفي اثناء افعالهم القبيحة فجأهم الخبر بهلاك يزيد بن معاوية فرجعوا وكفى الله المؤمنين القتال وكان هلاكه في نصف ربيع الاول سنة اربع وستين ولم يكمل الاربعين واخباره مستوفاة في تاريخ دمشق لابن عساكر وليست له رواية تعتمد وقال يحيى بن عبدالملك بن ابي غنية احد الثقات ثنا نوفل بن ابي عقرب ثقة قال كنت عند عمر بن عبدالعزيز فذكر رجل يزيد بن معاوية فقال قال امير المؤمنين يزيد فقال عمر تقول امير المؤمنين يزيد وامر به فضرب عشرين سوطا ذكرته للتمييز بينه وبين النخعي ثم وجدت له رواية في مراسيل ابي داود وقد نبهت عليها في الاستدراك على الاطراف ٭

✿ فق - يزيد ✿ بن مغلس بن عبدالله بن يزيد الباهلي ابو خالد البصري. (٠٠) روى عن عامر بن عبيدة الباهلي وعبدالله بن عمرو هشام بن سعد ومالك

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

Fb.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید پلید بدنصیب بدبخت انسان تھا، (مجدّد الف ثانیؒ)

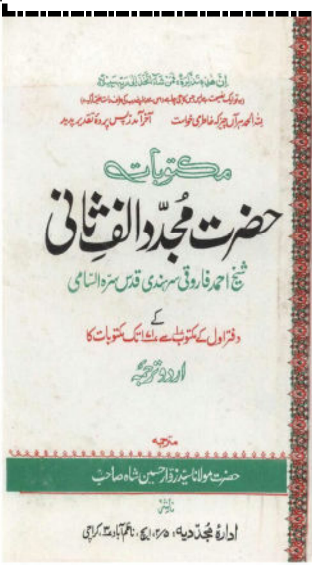

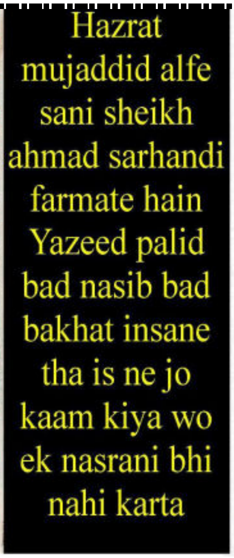

یزید منافق اور فاسقوں میں سے تھا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

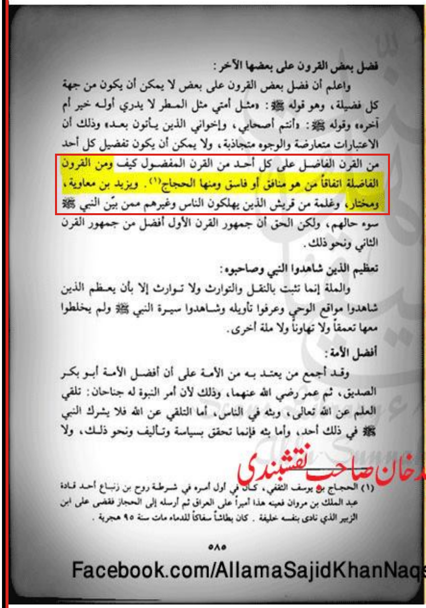

فضل بعض القرون على بعضها الآخر:

واعلم أن فضل بعض القرون على بعض لا يمكن أن يكون من جهة كل فضيلة، وهو قوله ﷺ: «مثل أمتي مثل المطر لا يدري أوله خير أم آخره» وقوله ﷺ: «أنتم أصحابي، وإخواني الذين يأتون بعدء» وذلك أن الاعتبارات متعارضة والوجوه متجاذبة، ولا يمكن أن يكون تفضيل كل أحد من القرن الفاضل على كل أحد من القرن المفضول كيف ومن القرون الفاضلة اتفاقاً من هو منافق أو فاسق ومنها الحجاج[1]. ويزيد بن معاوية، ومختار، وغلمة من قريش الذين يهلكون الناس وغيرهم ممن بيّن النبي ﷺ سوء حالهم، ولكن الحق أن جمهور القرن الأول أفضل من جمهور القرن الثاني ونحو ذلك.

تعظيم الذين شاهدوا النبي وصاحبوه:

والملة إنما تثبت بالنقل والتوارث ولا توارث إلا بأن يعظم الذين شاهدوا مواقع الوحي وعرفوا تأويله وشاهدوا سيرة النبي ﷺ ولم يخلطوا معها تعمقاً ولا تهاوناً ولا ملة أخرى.

أفضل الأمة:

وقد أجمع من يعتد به من الأمة على أن أفضل الأمة أبو بكر الصديق، ثم عمر رضي الله عنهما، وذلك لأن أمر النبوة له جناحان: تلقي العلم عن الله تعالى، وبثه في الناس، أما التلقي عن الله فلا يشرك النبي ﷺ في ذلك أحد، وأما بثه فإنما تحقق بسياسة وتأليف ونحو ذلك، ولا

(١) الحجاج بن يوسف الثقفي، كان في أول أمره في شرطة روح بن زنباع أحد قادة عبد الملك بن مروان فعينه هذا أميراً على العراق ثم أرسله إلى الحجاز فقضى على ابن الزبير الذي نادى بنفسه خليفة. كان بطاشاً سفاكاً للدماء مات سنة ٩٥ هجرية.

٥٨٥

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

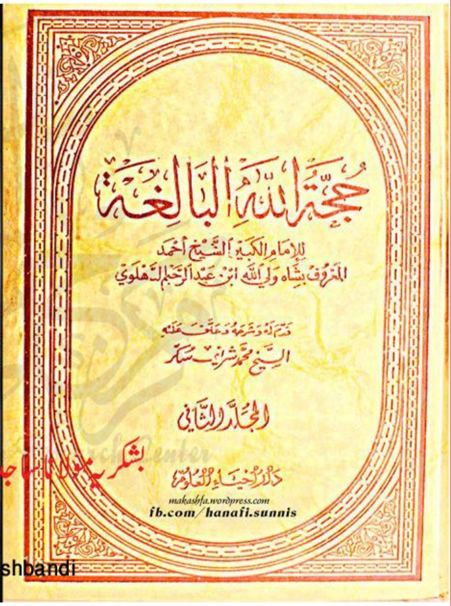

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے وہ یزید سے محبت نہیں رکھ سکتا امام احمد بن حنبلؒ کا فتوی

تفسیر مظہری

جلد دہم

سورۃ الصّٰفّٰت سے سورۃ الفتح تک

پارہ ۲۳ رکوع ۵ تا پارہ ۲۶ رکوع ۱۲

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتیؒ

تشریحی ترجمہ معہ ضروری اضافات

مولانا سید عبد الدائم الجلالی

رفیق ندوۃ المصنفین

ناشر

دار الاشاعت

اردو بازار کراچی نمبر ۱ — فون ۲۱۳۷۶۸

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ قاضی ابو یعلی نے اپنی کتاب المعتمد میں صالح بن احمد بن حنبل کا بیان نقل کیا ہے۔ صالح کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد سے کہا بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم یزید بن معاویہ سے محبت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا بیٹے جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے کیا اس کے لئے یزید بن معاویہ سے محبت رکھنے کا کوئی جواز ہو سکتا ہے اس شخص پر کس طرح لعنت نہ کی جائے جس پر اللہ نے لعنت کی ہو میں نے عرض کیا اللہ نے اپنی کتاب میں کس جگہ یزید پر لعنت کی ہے امام احمد نے فرمایا اللہ نے فرمایا ہے: فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ۝ کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا دلوں پر قفل لگ رہے ہیں۔

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

ملا علی قاری حنفیؒ اور یزید پلید

یزید پر لعنت کے بارے میں علماء کے دو گروہ ہیں ایک جوان پر لعنت کرنے کو جائز قرار دیتا ہے دوسرا گروہ (لعنت اور تکفیر میں) سکوت اختیار کرتا ہے (اس وجہ سے نہیں کہ یزید بہت نیک آدمی تھا بلکہ) اس وجہ سے کہ کیا پتہ یزید نے مرنے سے پہلے (اپنے کالے کرتوتوں سے) توبہ کر لی ہو

(شرح الشفاء ج2 ص552)

في حكم من سب الله تعالى وملائكته إلى آخره — ٥٥٢

ولم يختلفوا في تعظيم الشيخين للإجماع على خلافتهما وعدم ما يقتضي هتك حرمتهما فمن كفرهما كفر خلافاً للروافض ولا عبرة بقولهم المناقض بل التحقيق أن أصل مذهب الشيعة ليس تكفيرهما بل ينسبونهما إلى المخالفة في أمر الخلافة بناء على أنهم يفضلون علياً عليهما وإنما اللعن والتكفير صدر من غلاتهم ولعل هذا معنى ما روي من أن سب الشيخين كفر المفهوم منه أن سب غيرهما ليس كذلك لتفاوت رتبتهما هنالك وأما معاوية وأتباعه فيجوز نسبتهم إلى الخطأ والبغي والخروج والفساد وأما لعنهم فلا يجوز أصلاً بخلاف يزيد وابن زياد وأمثالهما فإن بعض العلماء جوزوا لعنهما بل الإمام أحمد بن حنبل قال بكفر يزيد لكن جمهور أهل السنة لا يجوزون لعنه حيث لم يثبت كفره عندهم وعلى التنزل فلعله مات تائباً ولهذا قالوا لا يجوز لعن كافر بعينه إلا إذا ثبت كفره وقوله عليه بدليل قطعي من كتاب أو سنة كفرعون وأبي لهب وأبي جهل وأمثالهم والله تعالى أعلم وبما قررنا اندفع اعتراض

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

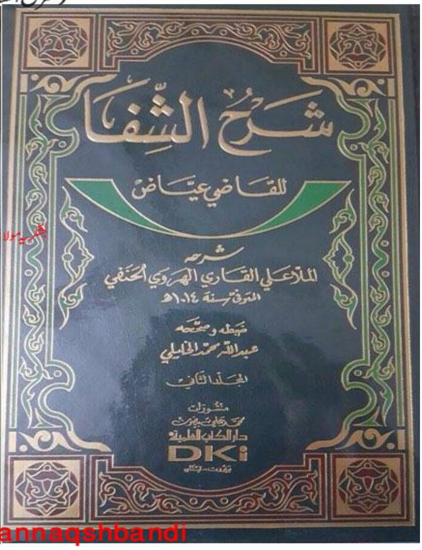

Facebook.com/allamaSajidkhannaqshbandi

یزید پر لعنت کے متعلق آئمہ اربعہ کا مسلک

فقیہ ابوالحسن علی بن محمد الکیا الہراسیؒ غزالی کا رد کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ چاروں ائمہ سے یزید کی لعنت کے متعلق دونوں قسم کے اقوال منقول ہیں یعنی لعنت کے جواز کا بھی اور عدم جواز کا بھی اور ہم صرف جواز کے قائل ہیں (تاریخ ابن خلکان، ج3 ص287)

وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان

لأبي العباس شمس الدين أحمد بن محمد بن أبي بكر بن خلكان

(٦٠٨ - ٦٨١)

حققه

الدكتور إحسان عباس

المجلد الثالث

دار صادر

بيروت

الدرس . وكان ثاني أبي حامد الغزالي ، بل آصل وأصلح وأطيب في الصوت والنظر ، ثم اتصل بخدمة مجد الملك بَرْكيارُوقَ بن ملك شاه السلجوقي – المذكور في حرف الباء[١] – وحظي عنده بالمال والجاه وارتفع شأنه ، وتولى القضاء بتلك الدولة ، وكان محدثاً يستعمل الأحاديث في مناظراته ومجالسه . ومن كلامه : إذا جالَتْ فُرْسان الأحاديث في ميادين الكفاح ، طارت رؤوس المقاييس في مَهاب[٢] الرياح .

وحدث الحافظ أبو طاهر السِّلَفي قال : استفتيت شيخنا أبا الحسن المعروف بالكيا الهراسي ببغداد في سنة خمس وتسعين وأربعمائة لكلام جرى بيني وبين الفقهاء بالمدرسة النظامية ، وصورة الاستفتاء : « ما يقول الإمام وفّقه الله تعالى في رجل أوصى بثلث ماله للعلماء والفقهاء ، هل تَدْخُلُ كَتَبَةُ الحديث تحت هذه الوصية أم لا ؟ » فكتب الشيخ تحت السؤال « نعم ، كيف لا وقد قال النبي ، صلى الله عليه وسلم : من حفظ على أمتي أربعين حديثاً من أمر دينها بعثه الله يوم القيامة فقيهاً عالماً ؟ » .

وسئل الكيا أيضاً عن يزيد بن معاوية فقال : إنه لم يكن من الصحابة لأنه ولد في أيام[٣] عمر بن الخطاب ، رضي الله عنه ، وأما قول السلف ففيه لأحمد قولان تلويح وتصريح ، ولمالك قولان تلويح وتصريح ، ولأبي حنيفة قولان تلويح وتصريح ، ولنا قول واحد التصريح دون التلويح ، وكيف لا يكون كذلك وهو اللاعب بالنرد والمتصيد بالفهود ومدمن الخمر ، وشعره في الخمر معلوم ، ومنه قوله :

أقولُ لصحبٍ ضَمَّتِ الكأسُ شَمْلَهُمْ ... وداعي صَبَاباتِ الهَوى يترَنَّمُ
خُذوا بنصيبٍ من نَعيمٍ ولذةٍ ... فكلٌّ وإن طالَ المدى يتَصَرَّمُ
[ولا تتركوا يومَ السُّرُورِ إلى غدٍ ... فربَّ غدٍ يأتي بما ليسَ يُعلَمُ][٤]

١ انظر الجزء الاول : ٢٦٨ .
٢ لي : مهب .
٣ لي : زمان .
٤ لم يرد البيت في المخطوطات ؛ والأبيات الثلاثة في تمام المتون : ٨٢ .

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

سير أعلام النبلاء

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨ - ١٣٧٤م

الجزء الرابع

مؤسسة الرسالة

الشعر، شديدَ الأُدْمة، بوجهه أثرُ جُدَرِيّ. فقال الناس: هذا الأعرابي الذي ولي أمر الأُمّة! فدخل على باب تُوما، وسار إلى باب الصَّغير، فنزل إلى قبر معاوية، فوقف عليه وصفُّنا خلفه وكبَّر أربعاً، ثم أُتي ببغلة، فأتى الخَضْراء[(١)]، وأتى الناسُ لِصلاةِ الظُّهر، فخرج وقد تغسَّلَ ولبس ثياباً نقيّة، فصلّى وجلسَ على المِنْبر، وخطَبَ وقال: إنَّ أبي كان يُغْزيكُمُ البَحْرَ، ولستُ حاملكُمْ في البحر، وإنّه كان يُشتيكم بأرض الرُّوم، فلستُ أُشتي المسلمين في أرض العدُوّ، وكان يُخْرِج العطاءَ أثلاثاً وإني أجمعهُ لكم. فافترقوا يُثْنون عليه.

وعن عمرو بن قيس، سمع يزيد يقول على المنبر: إنَّ الله لا يؤاخِذ عامّةً بخاصةٍ إلاَّ أنْ يظهر منكرٌ فلا يُغيَّر، فيُؤاخِذ الكُلَّ، وقيل: قام إليه ابن همّام فقال: أَجَرَكَ الله يا أمير المؤمنين على الرَّزِيَّة، وبارك لَكَ في العطيَّة، وأعانك على الرعيَّة، فقد رُزِئت عظيماً، وأُعْطيت جزيلاً، فاصبِرْ واشكُر، فقد أصبحتَ ترعى الأمّة، والله يرعاك.

وعن زياد الحارثيِّ قال: سقاني يزيد شراباً ما ذقتُ مثله، فقلت: يا أمير المؤمنين لَمْ أُسَلْسِلْ مثلَ هذا. قال: هذا رُمّانُ حُلْوان، بِعَسَل أَصْبَهان، بِسُكَّر الأهْواز، بِزبيب الطائف، بماء بَرَدَى.

وعن محمد بن أحمد بن مِسمع قال: سكِرَ يزيد، فقام يرقصُ، فسقط على رأسه فانشقَّ وبدا دماغُه.

قلت: كان قوياً شجاعاً، ذا رأيٍ وحَزْمٍ، وفِطنة، وفصاحة، وله شعر جيِّد وكان ناصِبياً[(٢)]، فَظّاً، غليظاً، جِلْفاً. يتناولُ المُسْكِرَ، ويفعل المُنْكَر.

(١) انظر ص ١٦ تعليق (٤).
(٢) من «الناصبيَّة» وهم المنافقون المتديِّنون ببغضة عليٍّ رضي الله عنه، سموا بذلك لأنهم نصبوا له وعادوه.

یزید لعین علمائے اہل السنّۃ کی نگاہ میں، امام ذہبیؒ لکھتے ہیں:
یزید ناصبی تھا، انتہائی بدخو، تندمزاج اور گنوار قسم کا شخص تھا، شراب پیتا اور بُرے افعال کا مرتکب ہوتا تھا۔

حکومت سعودی عرب اور علمائے سعودی عرب کا یزید کے بارے میں فتویٰ کہ وہ ظالم فاسق ہے:

فتاوی اللجنۃ الدائمہ میں مفتیٔ اعظم الشیخ عبدالعزیز عبداللہ بن باز، نائب مفتیٔ امام اعظم الشیخ عبدالرزّاق عفیفی، مفتی الشیخ عبداللہ بن غدیان لکھتے ہیں کہ یزید کوئی عزّت والا نہ اللہ کے نیکوکار ولیوں سے ہے..... محبّت نہ کرنے کی وجہ اس سے ایسے نیک اعمال صادر ہی نہیں ہوئے جو اس کی محبّت کو واجب کرتے ہوں، ایک ہی بات ہے کہ وہ بادشاہوں سے اور اس قسم کے اشخاص سے محبّت مشروع نہیں ہے اور محبّت نہ کرنے کی وجہ یہ بھی ہے بے شک اس سے ایسی چیزیں صادر ہوئی ہیں جو اس کے فسق اور ظلم کا اس کی سیرت میں تقاضہ کرتی ہیں، حسینؓ کے امر میں اور اہلِ حرّہ کے امر میں۔

وأما يزيد بن معاوية فالناس فيه طرفان ووسط، وأعدل الأقوال الثلاثة فيه أنه كان ملكا من ملوك المسلمين له حسنات وسيئات ولم يولد إلا في خلافة عثمان رضي الله عنه ولم يكن كافرا ولكن جرى بسببه ما جرى من مصرع الحسين وفعل ما فعل بأهل الحرة، ولم يكن صاحبا ولا من أولياء الله الصالحين قال شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله[1]، وهذا قول عامة أهل العقل والعلم والسنة والجماعة وأما بالنسبة للعنه فالناس فيه ثلاث فرق فرقة لعنته وفرقة أحبته وفرقة لا تسبه ولا تحبه، قال شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله تعالى، وهذا هو المنصوص عن الإمام أحمد وعليه المقتصدون من أصحابه وغيرهم من جميع المسلمين، وهذا القول الوسط مبني على أنه لم يثبت فسقه الذي يقتضي لعنه أو بناء على أن الفاسق المعين لا يلعن بخصوصه إما تحريما وإما تنزيها، فقد ثبت في صحيح البخاري عن عمر في قصة عبد الله بن حمار الذي تكرر منه شرب الخمر وجلده رسول الله صلى الله عليه وسلم لما لعنه بعض الصحابة قال النبي صلى الله عليه وسلم: «لا تلعنه فإنه يحب الله ورسوله»[2]، وقال صلى الله عليه وسلم: «لعن المؤمن كقتله» متفق عليه.

وهذا كما إن نصوص الوعيد عامة في أكل أموال اليتامى والزنا والسرقة فلا يشهد بها على معين بأنه من أصحاب النار لجواز تخلف المقتضى عن المقتضى لمعارض راجح إما توبته وإما حسنات وإما مصائب مكفرة وإما شفاعة مقبولة وغير ذلك من المكفرات للذنوب هذا بالنسبة لمنع سبه ولعنته.

وأما بالنسبة لترك المحبة فلأنه لم يصدر منه من الأعمال الصالحة ما يوجب محبته، فبقي واحدا من الملوك السلاطين ومحبة أشخاص هذا النوع ليست مشروعة ولأنه صدر عنه ما يقتضي فسقه وظلمه في سيرته وفي أمر الحسين وأمر أهل الحرة.

٢٨٥

یزید پلید اور غاصب تھا، حجّۃ الاسلام امام قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ،

(ہدیۃ الشیعہ: صہ ۲۸۰)

جعفر کو لکھا کہ فدک حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہ کی اولاد کے حوالہ کر دے۔ سو اس وقت امام علی رضا نے لیا، پھر متوکل عباسی اس پر متصرف ہو گیا۔ بعد ازاں معتضد نے پھر پھیر دیا۔ چنانچہ یہ سب قصہ مفصل قاضی نور اللہ نے مجالس المومنین میں لکھا ہے اگر کوئی سنی لکھتا تو شیعوں کے نزدیک اعتبار کے قابل بھی نہ ہوتا

قواعد شیعہ کی رو سے حضرت علیؓ کا خلافت قبول کرنا بھی درست نہ تھا اور اس کو بھی جانے دیجئے مجالس المومنین کا حال تو پڑھے لکھے یا صحبت یافتہ علماء جانتے ہوں گے یہ تو سب جانتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے بعد شہادت حضرت عثمان کے خلافت مغصوبہ قبول کی اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ یزید پلید سے خلافت مغصوبہ کے طالب ہوئے، یہاں تک کہ نوبت شہادت کی پہنچی، اور اگر ان میں سے ایک بھی ظہور میں نہ آتا، تو شے مغصوب کے لینے کے جواز میں اور اس کے وجوب میں عقلائے اولو الالباب کے نزدیک پھر بھی کچھ تامل نہ تھا کیونکہ سابق میں محقق ہو چکا ہے کہ آیت وآتِ ذا القربیٰ میں گو مخاطب خاص ہے لیکن خطاب عام ہی ہو۔ اگر ذا القربیٰ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے قرابتی مراد ہوں تو ان کے حق کا دلانا سب کے ذمہ واجب ہو۔

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید اور اکابر علماء دیوبند

یزید پلید تھا امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ (سوط الالہام،ص 103)

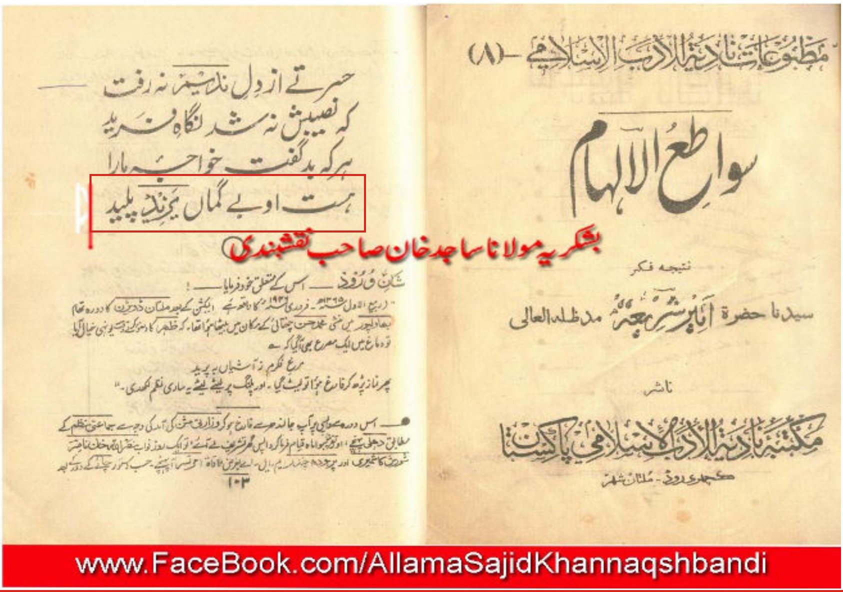

یزید کے فسق پر اجماع ہے اس کا فاسق ہونا سب کے ہاں مسلّم ہے، حکیم الاسلام مولانا قاری طیّبؒ ،(شہیدِ کربلا اور یزید: صہ ۸۵)

یزید کے فسق پر کون کون سے علماء متّفق ہیں، تفرّد دکھنے والوں کے لیے!

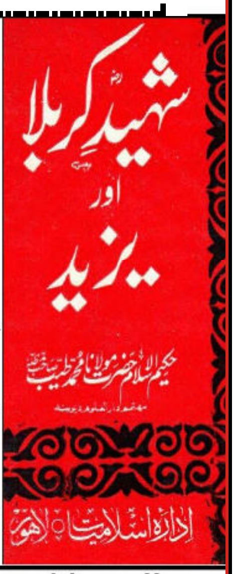

شہیدِ کربلا اور یزید   ۱۵۲

کیا گیا ہے۔ ورنہ اس آدھے تیتر آدھی بٹیر کی صنعت گری سے پھر انہیں یہ الزام قبول کرنا چاہیئے کہ وہ روایات کے ردّ و قبول میں اپنے نظریات کو معیار جانتے ہیں تاریخی حقائق و وثائق اور خود مورخ کو نہیں۔ اس لئے ایک ہی روایت کا جتنا حصّہ ان کے مطلب کے موافق ہوتا ہے لے لیتے ہیں جتنا حصّہ موافق مطلب نہیں ہوتا چھوڑ دیتے ہیں خواہ وہ ایک ہی مسلسل روایت کا بقیہ حصّہ کیوں نہ ہو؟ یعنی انکی نگاہ میں کسی واقعہ کے ثبوت کیلئے تاریخ اصل نہیں بلکہ اپنی نظر اصل ہے۔

یہی انہوں نے حضرت حسینؓ کو تابعی ثابت کرنے کے بارہ میں بھی کیا کہ ابن کثیر سے امام احمد کا وہ غریب قول تو نقل کر دیا جس سے حضرت حسینؓ صحابی نہ رہیں۔ تابعی ثابت ہو جائیں اور ابن کثیر ہی کی اسی روایت کے سلسلہ کی وہ کڑی چھوڑ دی جس سے حضرت حسینؓ کی معاصرۂ رسول اور صحابیت پر کھلی روشنی پڑتی تھی۔ حالانکہ وہ مسلسل ایک ہی عبارۃ کا سلسلہ چل رہا تھا جس کا یہ اصلی حصّہ تھا بہرحال یزید کو عمر ثانی ثابت کرنا تھا تو متعلقہ روایت میں سے خصال محمودہ کا ٹکڑا نقل کر دیا اور خصال مذمومہ والا اگلا حصّہ چھوڑ دیا اور حسین کو تابعی ثابت کرنا تھا تاکہ صحابیت کی خصال محمودہ ان کے لئے ثابت نہ رہیں تو ابن کثیر کی متعلقہ تاریخی عبارات کا تابعیت والا ایک حصّہ لے لیا اور صحابیت والا دوسرا خلاف مطلب حصّہ چھوڑ دیا اسی لئے ہم شروع سے یہی عرض کرتے رہے ہیں کہ یہ تاریخی ریسرچ نہیں نظریاتی ریسرچ ہے جس کی دلیل اس پر تاریخی ریسرچ کا چھاپا دیا گیا ہے۔

بہرحال یزید کے فسق و فجور پر جب کہ صحابہ کرام سب کے سب ہی متفق ہیں خواہ مبالغین ہوں یا مخالفین پھر ائمہ مجتہدین بھی متفق ہیں اور ان کے بعد علماء

شہیدِ کربلا اور یزید   ۱۵۳

راسخین محدثین فقہاء مثل علامہ قسطلانی، علامہ بدرالدین عینی، علامہ ہیثمی، علامہ ابن جوزی، علامہ سعدالدین تفتازانی، محقق ابن ہمام حافظ ابن کثیر علامہ الکیا الہراسی جیسے محققین یزید کے فسق پر علماء سلف کا اتفاق نقل کر رہے ہیں۔ اور خود بھی اسی کے قائل ہیں۔ پھر بعض ان میں سے اس فسق کے قدر مشترک کو متواتر المعنی بھی کہہ رہے ہیں۔ جس سے اس کا قطعی ہونا بھی واضح ہے۔ پھر اوپر سے ائمہ اجتہاد میں سے امام ابوحنیفہ، امام مالک امام احمد بن حنبل کا یہی مسلک الہراسی نقل کر رہے ہیں۔ اور خود شافعی ہیں اور فتویٰ دے رہے ہیں تو ان کی نقل ہی سے یہ مسلک امام شافعی اور فقہ شافعی کا بھی ثابت ہوتا ہے تو اس سے زیادہ یزید کے فسق کے متفق علیہ ہونے کی شہادت اور کیا ہو سکتی ہے؟

اسی سے یہ بھی واضح ہے کہ یہ تاریخی نظریہ نہیں ہے جسے مورخین نے بطور تاریخی ریسرچ کے پیش کر دیا ہو بلکہ ایک فقہی اور کلامی مسئلہ ہے جو عقیدہ اور مسئلہ کی لائن سے ان ارباب حدیث و فقہ نے اپنی کتب عقائد و مسائل میں اس کا ذکر کیا ہے۔ مذہبی ریسرچ کو ذرا اور آگے بڑھایا جائے تو واضح ہوگا کہ فسق یزید کا مسئلہ کوئی اجتہادی مسئلہ بھی نہیں جو کہ مسئلہ اور عقیدہ کا درجہ پھر بھی رکھتا تھا۔ بلکہ ایک منصوص مسئلہ ہے جس کی بنیادیں کتاب و سنت میں موجود ہیں۔ گو درجۂ اجمال میں ہیں اور علمائے راسخین و مجتہدین کی یہ نقول اور حقیقت انہی احادیث کے تفصیلی بیان اور اس کی تشریح و توضیح کا درجہ رکھتی ہیں۔

اس سلسلہ میں احادیث نے یزید کی حکومت اس کی نوعیت اور اسکے فسق آمیز اقدامات کی کلی اور اصولی الفاظ میں ایک پوری تاریخ ذکر کر دی ہے۔

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید اور علماء اھلسنت

یزید ذلیل ہو کر مرا، مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی شفیع صاحبؒ، (شہیدِ کربلا: صـ ۹۶)

شہیدِ کربلا   ۹۶

ہلاکت یزید

شہادت حضرت حسینؓ کے بعد یزید کو بھی ایک دن چین نصیب نہ ہوا، تمام اسلامی ممالک میں خونِ شہداء کا مطالبہ اور بغاوتیں شروع ہو گئیں اس کی زندگی اس کے بعد دو سال آٹھ ماہ اور ایک روایت میں تین سال آٹھ ماہ سے زائد نہیں رہی دنیا میں بھی اس کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا اور اسی ذلت کے ساتھ ہلاک ہو گیا۔

کوفہ پر مختار کا تسلط اور تمام قاتلانِ حسینؓ کی عبرتناک ہلاکت

قاتلانِ حسینؓ پر طرح طرح کی آفات ارضی و سماوی کا ایک سلسلہ تو تھا ہی واقعہ شہادت سے پانچ ہی سال بعد ۶۶ھ میں مختار نے قاتلانِ حسینؓ سے قصاص لینے کا ارادہ ظاہر کیا تو عام مسلمان اس کے ساتھ ہو گئے اور تھوڑے عرصہ میں اس کو یہ قوت حاصل ہو گئی کہ کوفہ اور عراق پر اس کا تسلط ہو گیا اس نے اعلان عام کر دیا کہ قاتلانِ حسینؓ کے سوا سب کو امن دیا جاتا ہے اور قاتلانِ حسینؓ کی تفتیش و تلاش پر پوری قوت خرچ کی اور ایک ایک کو گرفتار کر کے قتل کیا، ایک روز میں دو سو اڑتالیس آدمی اس جرم میں قتل کئے گئے کہ وہ قتل حسینؓ میں شریک تھے، اس کے بعد خاص لوگوں کی تلاش اور گرفتاری شروع ہوئی۔

عمرو بن حجاج زبیدی پیاس اور گرمی میں بھاگا، پیاس کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑا ذبح کر دیا گیا۔

شمر ذی الجوشن جو حضرت حسینؓ کے بارے میں سب سے زیادہ شقی

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی مدظلہ العالی

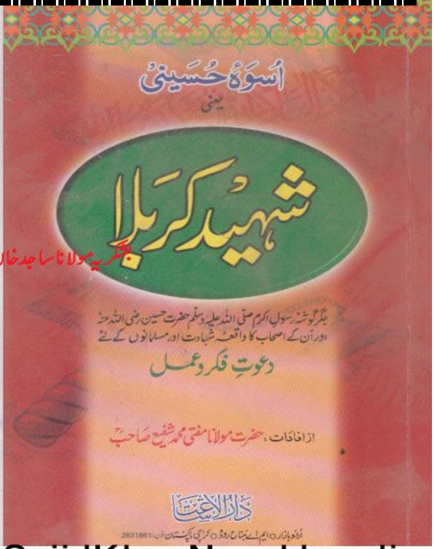

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید اور اکابر علماء دیوبند

یزید پلید تھا کوئی مسلمان خود کو یزید نہیں کہہ سکتا۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری و مولنا امین صفدر اوکاڑوی

(تجلیات صفدر، ج1، ص548)

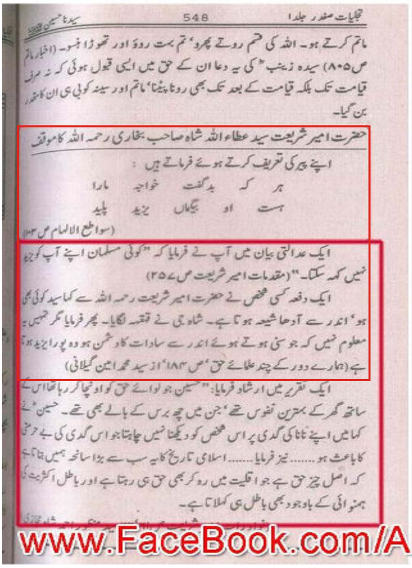

تجلیات صفدر جلد ۱ 548 سیدنا حسین

ماتم کرتے ہو۔ اللہ کی قسم روتے پھرو، تم بہت روؤ اور تھوڑا ہنسو۔ (اخبار ماتم ص ۸۰۵) سیدہ زینب کی یہ دعا ان کے حق میں ایسی قبول ہوئی کہ نہ صرف قیامت تک بلکہ قیامت کے بعد تک بھی رونا پیٹنا، ماتم اور سینہ کوبی ہی ان کا مقدر بن گیا۔

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمہ اللہ کا موقف

اپنے پیر کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

ہر کہ بدگفت خواجہ مارا
ہست او بیگماں یزید پلید

(سواطع الالہام ص ۱۴۳)

ایک عدالتی بیان میں آپ نے فرمایا کہ "کوئی مسلمان اپنے آپ کو یزید نہیں کہہ سکتا۔" (مقدمات امیر شریعت ص ۲۵۷)

ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ سے کہا سید کوئی بھی ہو، اندر سے آدھا شیعہ ہوتا ہے۔ شاہ جی نے قہقہہ لگایا۔ پھر فرمایا مگر تمہیں یہ معلوم نہیں کہ جو سنی ہوتے ہوئے اندر سے سادات کا دشمن ہو وہ پورا یزید ہوتا ہے (ہمارے دور کے چند علمائے حق، ص ۱۸۳، از سید محمد امین گیلانی)

ایک تقریر میں ارشاد فرمایا: "حسین جو لوائے حق کو اونچا کر رہا تھا اس کے ساتھ گھر کے بہترین نفوس تھے، جن میں چھ برس کے بالے بھی تھے۔ حسین نے کہا میں اپنے نانا کی گدی پر اس شخص کو دیکھنا نہیں چاہتا جو اس گدی کی بے حرمتی کا باعث ہو...... نیز فرمایا...... اسلامی تاریخ کا یہ سب سے بڑا سانحہ ہمیں بتاتا ہے کہ اصل چیز حق ہے جو اقلیت میں رہ کر بھی حق ہی رہتا ہے اور باطل اکثریت کی ہمنوائی کے باوجود بھی باطل ہی کہلاتا ہے۔

www.FaceBook.com/AllamSajidKhanNaqshbandi

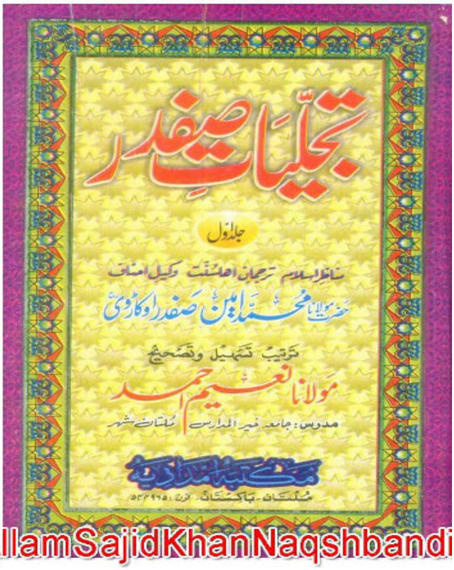

اہل السنۃ والجماعۃ کے سربراہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کا شیعوں کو جواب: ہمارے کسی کارکن کے کبھی یزید کی تعریف و وکالت نہیں کی، معلوم ہوا کہ یزید کی تعریف کرنے والا شیعوں کا ہمنوا ہے۔

سے لیکر آج تک سپاہ صحابہ کے کسی ایک چھوٹے سے چھوٹے کارکن نے بھی زبان و قلم سے یزید کی تعریف نہیں کی اگر یہ بات غلط ہو تو ابھی ثبوت پیش کیا جائے۔ یزید کے بارے میں جو موقف امام ابو حنیفہ سے لیکر مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا احمد رضا بریلوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کا ہے، وہی ہمارا ہے۔ ہم نے کبھی یزید کی وکالت نہیں کی۔ اس پر محفل کے تمام بریلوی علماء داد تحسین دینے لگے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھی پہلے اس غلط فہمی میں تھے کہ سپاہ صحابہ یزید کی وکالت کرتی ہے بعد ازاں راقم نے کہا میرے پاس اس وقت نعیمی صاحب کی کتاب کشف الاسرار ہے اس کے صفحہ

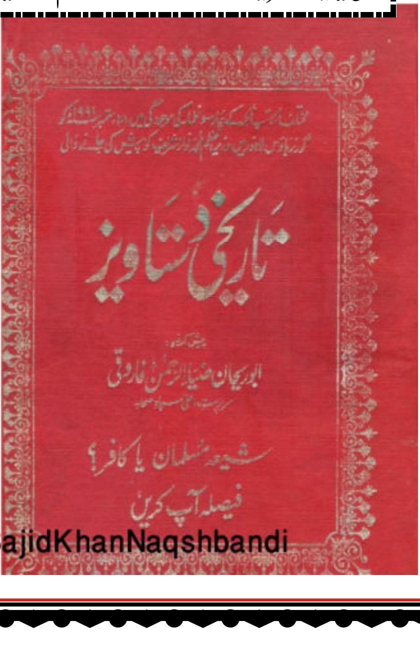

FaceBook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید اور علمائے اھل السنّۃ: یزید اہل السنّۃ کا امام نہ تھا ہم تو اس پر لعنت کرتے ہیں، (مناظرِ اعظم مولانا عبد السّتار تونسوی ؒ)، (مناظرہ باگڑ سرگانہ: صـ ۲۱۶)

۲۱۶

مولوی اسمٰعیل صاحب! حسب فرمان جناب علی المرتضیٰ حضرات خلفاء ثلاثہ رض کو مانیں اور یزید کے متعلق بے خوف نہ کھائیں کہ یہ اہل سنت کا امام و پیشوا ہے۔ یہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے۔ دیکھیے اہل سنت کی عقائد کی کتاب نبراس (شرح عقائد نسفی) کے صـ ۵۵۳ پر لکھا ہے:۔

واتفقوا علیٰ جواز اللعن علیٰ من قتلہ او امر بہ واجازہ ورضی بہ۔

ترجمہ:۔ اور ہمارے علماء ان لوگوں پر لعنت کرنے کے جواز پر متفق ہیں جنہوں نے امام حسین رض کو قتل کیا یا امام حسین رض کے قتل کا حکم دیا، یا امام حسین رض کے قتل کی اجازت دی اور ان کے قتل پر راضی و خوش ہوئے۔

اور اس کے بعد اسی نبراس کے ص ۵۵۴ پر ہے:۔
لعنۃ اللہ علیہ وعلیٰ اعوانہ وانصارہ۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یزید پر اور اس کے معاونین اور مددگاروں پر جنہوں نے امام حسین رض کو شہید کرنے میں اس کی امداد کی۔

دیکھیے مولوی اسمٰعیل صاحب! اگر یزید اہل سنت کا امام ہوتا تو ہم اس کے متعلق یوں کیوں لکھتے۔ جہاں اہل سنت کی کسی کتاب میں یزید کے متعلق کچھ لکھا ہوا ہے وہاں اس کے بادشاہ وقت

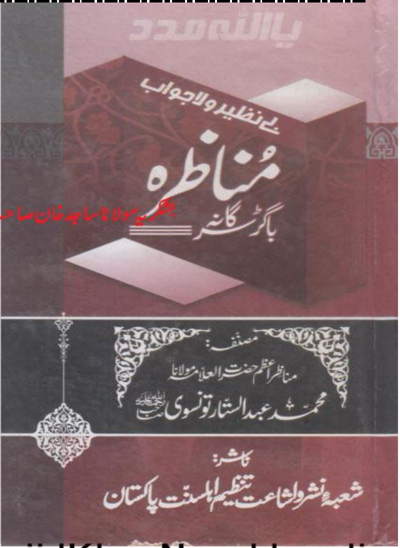

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی مدظلہ العالی
Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید اور علمائے اھل السنّۃ: یزید فاسق تھا، اس لیے امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کی، امام اہل السنّۃ مولانا عبد الشکور لکھنوی ؒ، (ابوالائمّہ کی تعلیم: صـ ۴۲)

کہ وہ اُن کے سامنے روبرو اُن کو ظالم بتاتے اور پھر بیعت بھی کرتے،

الحاصل حضرت علی کا بیعت کرنا ایک قطعی واقعہ ہے جس سے یقیناً ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اگر حضرت علی حضرات خلفائے ثلثہ کو دشمن دین اور ظالم جانتے یا اُن کی خلافت کو ناجائز سمجھتے جیسا کہ مذہب شیعہ کا بیان ہے تو ہرگز ممکن نہ تھا کہ حضرت علی کا جیسا دیندار اور دلاور اُن کے ہاتھ پر بیعت کرنا۔ حضرت علی کے فرزند حضرت حسین کا واقعہ کربلا سبق لینے کیلئے کافی ہے کہ ایک فاسق کے ہاتھ پر بیعت نہ کی اور اپنی آنکھوں کے سامنے تمام خاندان کو کٹوا دیا اور خود بھی جان دیدی بھلا جس کے بیٹے کی استقامت و حمیت کا یہ حال ہو اس کے باپ کی نسبت یہ گمان ہو سکتا ہے کہ اس نے بخوف جان یا بطمع دنیا ظالموں غاصبوں کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ حاشا ثم حاشا،

ایک لطیفہ۔ اِس مقام کے مناسب ایک لطیفہ بھی خوب ہے وہ یہ کہ "مصباح الظلم" کے مصنف جناب نواب مولوی امداد امام صاحب جنکی

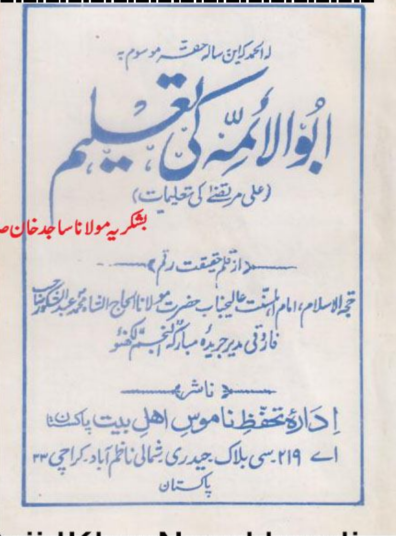

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی مدظلہ العالی
Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

شیخ عبد الحق محدث دھلویؒ کے ہاتھوں یزید کی چھترول

نے لعنت کرنے کی ممانعت کی ہے اور بعض توقف کرتے ہیں۔

ہماری رائے میں یزید منحوس ترین انسان تھا۔ اس بدبخت نے جو کارہائے سرانجام دیئے ہیں۔ امت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی سے نہیں ہو سکے۔ شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اہانت اہل بیت سے فارغ ہو کر اس بدبخت نے مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی اور اس مقدس شہر کی بے حرمتی کے بعد اہل مدینہ کے خون سے ہاتھ رنگے اور باقی ماندہ اصحاب رسول اور تابعین اس کی تیغ ستم کی نذر ہو گئے۔ مدینہ منورہ کی تخریب کے بعد اس نے مکہ معظمہ کی تباہی کا حکم دیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا ذمہ دار ٹھہرا اور انہی حالات میں وہ دنیا سے رخصت ہو گیا اور اس کی توبہ اور رجوع کا مزید حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور دوسرے اہل ایمان کے دلوں کو یزید کی محبت و الفت" اس کے مددگاروں اور معاونین کی موانست اور ان تمام لوگوں کی دوستی جو اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدخواہ رہے ہیں اور ان کے حقوق کو پامال کرتے آئے ہیں اور ان سے محبت و صدق عقیدت سے محروم رہے ہیں" سے محفوظ و مامون رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے احباب کو اہل بیت اور ان کے نیک خواہوں کے زمرے میں رکھے اور دنیا و آخرت میں اہل بیت کے مشرب و مسلک پر رکھے۔ بحرمۃ النبی و الہ الامجاد و بمنہ و کرمہ و ھو قریب مجیب۔

مجتہد کا مقام:

سچا مذہب یہ ہے کہ مجتہد بعض اوقات غلطی کا ارتکاب کر سکتا ہے۔ مگر اجتہادی غلطی میں وہ معذور سمجھا جاتا ہے بلکہ بعض اوقات اس غلطی کے ارتکاب میں بھی اسے اجر و ثواب ملتا ہے کیونکہ وہ اپنی انتہائی کوشش اور دیانت دارانہ رائے سے کام کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی اجتہادی کوششوں کا ثواب اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے۔

ان خطاء ت فلک حسنۃ" و ان اصبت فلک حسنتان	اگر تم اجتہاد میں بھول گئے تو تمہیں ایک نیکی ملے گی۔ اگر کامیاب رہے تو تم دو نیکیوں کے حق دار ہو گے۔

205

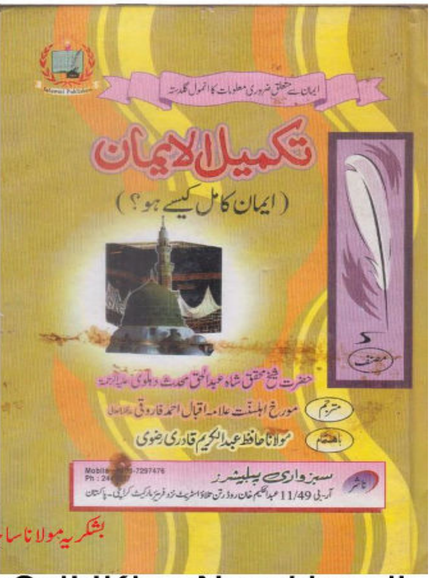

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یزید کو لعنتی اور جہنمی بتاتے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، (منہاج السنۃ مترجم غیر مقلّد)

[یزید پر لعنت کا مسئلہ]

مہنا بن یحییٰ نامی ایک شخص نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے جب یزید کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: "یزید نے جو کرنا تھا کیا۔" میں نے کہا: اس نے کیا کیا؟ آپ نے فرمایا: اس نے مدینہ کو پامال کیا۔

امام موصوف کے بیٹے صالح نے آپ سے دریافت کیا کہ بعض لوگ ہمیں یزید کی دوستی سے متہم کرتے ہیں۔"

امام احمد نے جواباً فرمایا: "بیٹا جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ یزید کا دوست کب ہو سکتا ہے؟"

صالح نے کہا: "تو پھر آپ یزید پر لعنت کیوں نہیں کرتے۔"

امام احمد نے فرمایا: "جس پر اللہ نے لعنت کی ہے میں اس پر لعنت کیوں نہ بھیجوں؟" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ﴾ (محمد: ۲۲،۲۳)

"بہت ممکن ہے اگر تم برسر اقتدار ہوئے تو زمین میں فساد برپا کرو گے اور باہمی تعلقات توڑ دو گے یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت بھیجی اور انھیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔"

FaceBook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

عنقریب منظر عام پر

دفاع اہل السنة والجماعة

تصنیف لطیف

مناظرِ اسلام

حضرت مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی مدظلہ العالی

جس میں علمائے دیوبند پر ۵۰۰ سے زائد اعتراضات کے تحقیقی و تفصیلی جوابات دیئے گئے ہیں

ناشر

سنی ریسرچ فورم

www.FaceBook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

Sajidkhannaqshbandi.blogspot.com